باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان
ABC CERTIFIED
Daily AAINA Quetta
روزنامہ آئینہ کوئٹہ
قیمت 5 روپے
بانی: منصور الہدیٰ عباسی
ریذیڈنٹ ایڈیٹر: فہیم الزمان ملاخیل
چیف ایڈیٹر عامر امیر اعوان
ایڈیٹر فیصل کریم
03332831889 ✳ Daily.aaina94@gmail.com
جلد نمبر 30 | بروز منگل 09 ستمبر 2026ء 1448 ھجری | قیمت 05 روپے | شمارہ نمبر 242

بلوچستان و سندھ سرحد کوچ کو حادثہ، 12 افراد جاں بحق

بلوچستان اور سندھ کی سرحدی پٹی کے قریب ٹھل کے مقام پر تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد کی کوچ خوفناک ٹریفک حادثے کا شکار ہوگئی، 20 سے زائد افراد زخمی ہوگئے

امدادی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور کوچ میں پھنسے افراد کو نکالنے کا عمل شروع کردیا گیا حادثہ اس قدر شدید تھا کہ اس کے نتیجے میں متعدد افراد موقع پر ہی جاں بحق یا شدید زخمی ہوئے

جیکب آباد (یو این اے) بلوچستان اور سندھ کی سرحدی پٹی کے قریب ٹھل کے مقام پر تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد کی کوچ خوفناک ٹریفک حادثے کا شکار ہوگئی، جس کے نتیجے میں ابتدائی اطلاعات کے مطابق 12 افراد جاں بحق جبکہ 20 سے زائد افراد زخمی ہوگئے۔ حادثے کے بعد علاقے میں کہرام مچ گیا جبکہ امدادی اداروں، پولیس اور مقامی افراد نے فوری طور پر امدادی کارروائیاں شروع کردیں ذرائع کے مطابق تبلیغی

بقیہ 1 صفحہ 3 پر

پاک فضائیہ آپریشنل تیاری کو ہر سطح پر برقرار رکھے ہوئے ہے، ائیر چیف

پی اے ایف پاکستان کی خودمختاری اور فضائی سرحدوں کے تحفظ کے لیے پوری طرح پرعزم ہے، ائیر چیف مارشل ظہیر احمد بابر سندھو

معرکہ حق کے دوران پاک فضائیہ کی شاندار کامیابی اس کی پیشہ ورانہ برتری، جنگی صلاحیت اور اعلیٰ آپریشنل استعداد کا منہ بولتا ثبوت ہے، خطاب

راولپنڈی (بی پی آئی) سربراہ پاک فضائیہ ایئر چیف مارشل ظہیر احمد بابر سدھو نے کہا ہے کہ پی اے ایف پاکستان کی خودمختاری اور فضائی سرحدوں کے تحفظ کے لیے پوری طرح پرعزم ہے اور ابھرتے ہوئے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے اپنی

بقیہ 3 صفحہ 3 پر

پاک فضائیہ کی اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت اور صلاحیتوں پر پوری قوم کو فخر ہے، محسن نقوی

ایم ایم عالم نے چند لمحوں میں دشمن کے 5 طیاروں کو تباہ کرکے تاریخی کارنامہ انجام دیا۔ پاک فضائیہ کی اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت اور صلاحیتوں پر پوری قوم کو فخر ہے

فضائی سرحدوں کے پاسبان ہمہ وقت بیدار اور مستعد ہیں، جبکہ شہدا اور غازیوں نے اپنی قربانیوں سے وطن عزیز کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنایا ہے

اسلام آباد (جی این ایم) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ پاک فضائیہ کے شاہینوں نے 1965 کی جنگ میں دشمن کا غرور خاک میں ملایا۔ یوم فضائیہ پر اپنے پیغام میں وفاقی وزیر داخلہ نے کہا کہ 7 ستمبر 1965 پاک فضائیہ کی غیر معمولی شجاعت اور بے مثال پیشہ ورانہ مہارت کا تاریخی دن ہے جبکہ سکواڈرن لیڈر ایم ایم عالم کی شجاعت پاکستان کی قومی تاریخ کا سنہری اور ناقابل

بقیہ 5 صفحہ 3 پر

کراچی: لانڈھی ایکسپورٹ پروسیسنگ زون کے قریب پروسیس لنڈا کمپنی میں آگ لگنے سے شعلے بلند ہو رہے ہیں

میرے پاس انتظامی یونٹس سے متعلق ابھی کوئی انفارمیشن نہیں، خواجہ آصف

یہ اچھی بات ہے اسلام آباد میں ایک آزاد ادارہ قائم کیا جائے جسے آپ اسمبلی بھی کہہ سکتے ہیں، وزیر دفاع

اسلام آباد (بی پی آئی) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ میرے پاس انتظامی یونٹس سے متعلق ابھی کوئی انفارمیشن نہیں، یہ اچھی بات ہے اسلام آباد میں ایک آزاد ادارہ قائم کیا جائے جسے آپ اسمبلی بھی کہہ سکتے ہیں۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں نجی ٹی وی سے گفتگو کرتے ہوئے خواجہ آصف نے کہا کہ اس کو صوبائی حکومت یا پھر کیپٹل کی

بقیہ 4 صفحہ 3 پر

پاکستان کئی قسم کے بحرانوں کی زد میں ہے، جو بڑھ رہے ہیں، راجہ ناصر عباس

صوبوں کا وفاق پر اعتماد متاثر ہوا ہے، 26 ویں اور 27 ویں ترمیم کے باعث اتفاق نہیں رہا، اپوزیشن لیڈر

اسلام آباد (بی پی آئی) سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر علامہ راجہ ناصر عباس نے کہا کہ پاکستان کئی قسم کے بحرانوں کی زد میں ہے، بحران بڑھ رہے ہیں، صوبوں کا وفاق پر اعتماد متاثر ہوا ہے، 26 ویں اور 27 ویں ترمیم کے باعث اتفاق نہیں رہا کہ آپ صحت سمیت کسی معاملے میں سنجیدہ نہیں ہیں، بلدیاتی اداروں کو فنکشنل کرکے اختیار دیا جائے تو 90 فیصد مسئلے حل ہوجائیں۔ پیر کو یہاں پارلیمنٹ ہاؤس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے علامہ ناصر

بقیہ 6 صفحہ 3 پر

وزیر خزانہ کی زیر صدارت اجلاس، پاسکو اور یوٹیلیٹی اسٹورز کی بندش پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا

محمد اورنگزیب نے یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن سے متعلق زیر سماعت مقدمات کا نوٹس لے لیا

اسلام آباد (بی پی آئی) وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب نے یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن سے متعلق زیر سماعت مقدمات کا نوٹس لیتے ہوئے ہدایت کی ہے کہ کارپوریشن کی بندش کے عمل کے ساتھ ساتھ تمام قانونی، مالی اور انتظامی تقاضے بھی پورے کیے جائیں۔ وہ پیر کو یہاں پاکستان ایگریکلچرل سٹوریج اینڈ سروسز کارپوریشن (پاسکو) اور یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن (یو ایس سی) کی بندش کے عمل میں پیش رفت اور اس عمل کی تکمیل کے لیے درکار باقی

بقیہ 11 صفحہ 3 پر

مازو سسٹم پاکستان میں موسمیاتی تعاون سے عوامی فوائد کا وژن بن گیا

پیچیدہ موسمی حالات کے مطابق مفت اور اعلیٰ درستگی کے ساتھ آفات کی ابتدائی انتباہی خدمات فراہم کرتا ہے

اسلام آباد (بی پی آئی) پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ڈیرہ غازی خان کے ایک دیہاتی ریاض حسین کے لیے موسم گرما میں مون سون کی بارشیں کسی زمانے میں کاشتکاری میں سب سے بڑی غیر یقینی صورتحال تھی۔ گزشتہ برسوں میں، موسم کی درست پیشین گوئی کی کمی کے باعث، فصل کی کٹائی کے سیزن کے دوران اچانک موسلا دھار بارشیں اکثر انہیں اور آس پاس کے دیگر کسانوں کو وقت پر کٹائی کرنے سے روک دیتی تھیں جس کے نتیجے

بقیہ 12 صفحہ 3 پر

پاکستانی انجینئرز نے چین میں جدید ریلی ایبلٹی انجینئرنگ کی تربیت مکمل کرلی

عمر فاروق نے تربیتی پروگرام کے انتظامات اور چینی منتظمین کی جانب سے فراہم کردہ تعاون کو سراہا۔

بیجنگ (بی پی آئی) پاکستان کی نیشنل انجینئرنگ اینڈ سائنٹیفک کمیشن سے وابستہ انجینئرز اور تکنیکی ماہرین کے ایک وفد نے چین میں ریلی ایبلٹی انجینئرنگ سے متعلق جدید تربیتی پروگرام مکمل کرلیا، جو انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں چینی اور پاکستانی اداروں کے درمیان مسلسل روابط کا عکاس ہے۔ گوادر پرو کے مطابق تقریباً

بقیہ 13 صفحہ 3 پر

اسلام آباد: وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب فنانس ڈویژن میں پاسکو اور یوایس سی کی بندش پر پیشرفت کا جائزہ لینے کے لیے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

بیلا، اشیائے ضروریہ کے نئے نرخ مقرر، اسسٹنٹ کمشنر نصیب اللہ بزنجو کی زیر صدارت اجلاس

مقررہ نرخوں پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا، عوام کو ریلیف فراہم کرنے کے لیے مؤثر اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، اے سی بیلا

بیلا (بی پی آئی) اسسٹنٹ کمشنر بیلا نصیب اللہ بزنجو کی زیر صدارت پرائس کنٹرول کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا، اجلاس میں روزمرہ استعمال کی اشیائے ضروریہ کے نرخ مقرر کیے گئے۔ اجلاس میں راشن، سبزی، مچھلی، گوشت، مرغی، بکرے کا گوشت، دہی، دودھ، بیکری آئٹمز، مٹھائی، سموسے، پکوڑے اور دیگر اشیائے خورونوش کی قیمتوں کا جائزہ لیا گیا اور ان کے نئے نرخ مقرر کیے گئے۔ اجلاس میں تحصیلدار بیلا غلام سرور رونجھو، کلرک میونسپل کمیٹی بیلا قاضی عصمت اللہ، جبکہ انجمن تاجران کی جانب سے حنیف شہزاد اور عبدالواحد بلوچ نے شرکت کی۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر بیلا نصیب اللہ بزنجو نے کہا کہ مقرر کردہ نرخوں پر

بقیہ 24 صفحہ 3 پر

کھاد کی عدم فراہمی پر زمیندار ایکشن کمیٹی کا قومی شاہراہ پر دھرنا، ٹریفک معطل

اسسٹنٹ کمشنر کی یقین دہانی پر دھرنا ختم، مذاکرات کے بعد N-65 کو ہر قسم کی ٹریفک کے لیے بحال کر دیا گیا

سبی (بی پی آئی) کھاد کی عدم فراہمی کے خلاف زمیندار ایکشن کمیٹی نے قومی شاہراہ N-65 پر ناڑی پل کے مقام پر احتجاجی دھرنا دے کر ہر قسم کی ٹریفک معطل کر دی، جس کے باعث قومی شاہراہ کے دونوں اطراف گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں اور ہزاروں مسافروں کو شدید گرمی میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ تفصیلات کے مطابق زمیندار ایکشن کمیٹی کی جانب سے کھاد کی عدم فراہمی کے خلاف صبح سویرے ناڑی پل کے مقام پر احتجاجی دھرنا دیا گیا۔ دھرنے میں زمینداروں کے علاوہ قبائلی، سیاسی و سماجی شخصیت میر اصغر خان مری سردار ابراہیم خان بارو زئی ڈاکٹر سید نور احمد شاہ مجلسک احمد خان لونی ملک اکبر دہپال سعید احمد

بقیہ 29 صفحہ 3 پر

جعلی ثبوت دکھائے اور دوست کیساتھ انٹرویو کیا'، مومنہ اقبال نے ثاقب چدھڑ کے الزامات کی تردید کردی

آپ یہ سب عوامی طور پر کر رہے ہیں تو یہ ثبوت بھی عوام کو کیمرے پر دکھانے چاہیے تھے، اداکارہ کی گفتگو

اسلام آباد (بی پی آئی) اداکارہ مومنہ اقبال نے (ن) لیگی ایم پی اے ثاقب چدھڑ کی جانب سے خود پر اور اپنی بہن پر لگائے گئے الزامات کو جھوٹا قرار دیدیا۔ ثاقب چدھڑ کا انٹرویو وائرل ہونے کے بعد مومنہ اقبال نے انسٹاگرام پر اسٹوری پوسٹ کی جس میں انہوں نے ثاقب چدھڑ کا انٹرویو لینے والی میزبان کے ویڈیو بھی شیئر کی۔ اداکارہ نے کہا کہ پوڈکاسٹ اپنی دوست کے ساتھ کیا اور جعلی ثبوت بھی اسی کو دکھائے، یہاں تک کہ ان ثبوتوں کی تصدیق بھی اپنی دوست سے کروائی۔ مومنہ اقبال نے ثاقب چدھڑ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا 'آپ یہ سب عوامی طور پر کر رہے ہیں تو یہ ثبوت بھی عوام کو کیمرے پر دکھانے چاہیے

بقیہ 23 صفحہ 3 پر

اسپیکر قومی اسمبلی نے یوم بحریہ کے موقع پر پاک بحریہ کے شہداء و غازیوں کو خراج عقیدت

معرکہ حق کے دوران بھی پاک بحریہ نے ملکی سمندری حدود کے تحفظ اور قومی دفاع کے لیے اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز میں انجام دیں، سردار ایاز

اسلام آباد (بی پی آئی) اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے یوم بحریہ کے موقع پر پاک بحریہ کے شہداء و غازیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاک بحریہ نے اپنے بیان میں دفاع وطن اور ملکی سمندری حدود کے تحفظ کے لیے ہمیشہ عزم، جرات اور پیشہ ورانہ صلاحیت کا مظاہرہ کیا ہے، یوم بحریہ ہمیں پاک بحریہ کے ان

بقیہ 15 صفحہ 3 پر

گھریلو ملازمین پر تشدد کرنے پر جرمانہ عائد کیا جائے، سینیٹ قائمہ کمیٹی داخلہ میں بل منظور

اسلام آباد (بی پی آئی) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی داخلہ نے کرمنل لاز ترمیمی بل 2026 منظور کرلیا۔ سینیٹ قائمہ کمیٹی داخلہ کے اجلاس میں سینیٹر سرمد علی نے کرمنل لاز ترمیمی بل 2026 پیش کیا

بقیہ 14 صفحہ 3 پر

جن کے پاس دوا کے پیسے نہیں، ان کے ٹیکس پر عدالتیں چلتی ہیں، چیف جسٹس پشاور ہائیکورٹ

خیبرپختونخوا میں ایک دن عدالتوں کے بائیکاٹ سے 12 کروڑ روپے عوام کے ضائع ہوتے ہیں، تقریب سے خطاب

پشاور (بی پی آئی) چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ نے کہا ہے کہ جن کے پاس دوا کے پیسے نہیں، ان کے ٹیکس پر عدالتیں چلتی ہیں۔ پشاور ہائیکورٹ کے عدالتی سال 2026-27 کی افتتاحی تقریب کورٹ روم نمبر ایک میں منعقد ہوئی جس میں چیف جسٹس پشاور ہائیکورٹ جسٹس ایس ایم عتیق شاہ اور دیگر ججز شریک ہوئے، جبکہ پشاور ہائیکورٹ بار، ایڈیشنل اٹارنی جنرل، کے پی بار کونسل اور ایڈووکیٹ جنرل خیبرپختونخوا بھی شریک

بقیہ 16 صفحہ 3 پر

قومی اسمبلی قائمہ کمیٹی کی آیت نور کیس کی تفتیش نئی ٹیم سے ازسرنو کرانے کی ہدایت

اسلام آباد (بی پی آئی) قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے انسانی حقوق نے ہری پور میں زیادتی کے بعد قتل کمسن بچی آیت نور کیس میں تفتیش نئی ٹیم سے ازسرنو کرانے کی ہدایت کردی۔ کمیٹی کو رکن

بقیہ 17 صفحہ 3 پر

بزنس انٹری کیٹیگری میں پاکستان 101 معیشتوں میں 17ویں نمبر پر آگیا

کمپنیوں کی رجسٹریشن اور رجسٹریشن کے بعد ہونے والی تبدیلیوں سے متعلق معلومات ایف بی آر کو خودکار نظام کے ذریعے دستیاب ہیں

رسائی اور اداروں کے درمیان ڈیجیٹل رابطہ کاری مزید بہتر ہوگی۔ پاکستان کی بزنس ریڈی کارکردگی اور رینکنگ میں مزید بہتری کی توقع ہے

اسلام آباد (اے این این) سکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے پاکستان کی بزنس ریڈی رینکنگ مزید بہتر بنانے کے لیے اہم متعلقہ اقدامات کی منظوری دے دی۔ ایس ای سی پی کے مطابق پاکستان بزنس انٹری کیٹیگری میں 101 معیشتوں میں 17 ویں نمبر پر ہے۔ بزنس انٹری کیٹیگری میں پاکستان کا اسکور 86.64 ہے۔ کمپنیوں کی رجسٹریشن اور رجسٹریشن کے بعد

بقیہ 21 صفحہ 3 پر

ڈپٹی اسپیکر انتھنی نوید نے سندھ اسمبلی میں مسیحی فیملی لاز بل 2026 پیش کردیا

کراچی (بی پی آئی) سندھ اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر انتھنی نوید نے مسیحی فیملی لاز بل 2026 سندھ اسمبلی میں پیش کردیا ہے جس کا مقصد سندھ میں مسیحی برادری کی شادیوں اور ازدواجی و خاندانی

بقیہ 22 صفحہ 3 پر

جاپان سندھ میں سیلاب سے بچا کیلیے 16.4 ملین ڈالر کی گرانٹ دے گا، معاہدے پر دستخط

جاپان منصوبے کے لیے 2.58 ارب جاپانی ین کی گرانٹ فراہم کرے گا، جس کی مالیت تقریباً 16.4 ملین امریکی ڈالر ہے، رپورٹ

اسلام آباد (بی پی آئی) پاکستان اور جاپان کے درمیان سندھ میں سیلاب سے تحفظ کے منصوبے کے لیے گرانٹ معاہدے پر دستخط ہوگئے۔ وزارت اقتصادی امور کے مطابق جاپان منصوبے کے لیے 2.58 ارب جاپانی ین کی گرانٹ فراہم کرے گا، جس کی مالیت تقریباً 16.4 ملین امریکی ڈالر ہے، منصوبے کا مقصد سندھ میں سیلاب سے بچاؤ کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانا ہے۔ اس منصوبے سے سیلاب کے خطرات سے دوچار آبادیوں کی قدرتی آفات سے نمٹنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ منصوبے کے تحت لاڑکانہ میں دریائے سندھ کے دائیں کنارے واقع اولڈ آباد بند کو بہتر اور مضبوط بنایا جائے گا۔ وزارت

بقیہ 23 صفحہ 3 پر

گیلانی کا پاکستان نیوی ڈے کے موقع پر پاک بحریہ کے افسران اور اہلکاروں کو خراج تحسین

اسلام آباد (بی پی آئی) قائم مقام صدر سید یوسف رضا گیلانی نے پاکستان نیوی ڈے کے موقع پر پاک بحریہ کے افسران اور اہلکاروں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ملکی بحری سرحدوں، ساحلی سلامتی اور قومی مفادات کے تحفظ میں ان کے کردار کو سراہا ہے۔ اپنے پیغام میں قائم مقام صدر نے کہا کہ پاکستان نیوی ڈے پاک بحریہ کی جرات، قربانیوں اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو یاد کرنے کا دن

بقیہ 30 صفحہ 3 پر

پی سی ایل سے نام نہ نکالنے پر توہین عدالت، ہائی کورٹ میں ڈی جی امیگریشن کی طلبی

حکم پر عملدرآمد نہ ہونے پر توہین عدالت کا نوٹس کریں گے، جسٹس اعظم خان کے سخت ریمارکس

اسلام آباد (بی پی آئی) اسلام آباد ہائیکورٹ نے عدالتی حکم کے باوجود شہریوں کے نام پاسپورٹ کنٹرول لسٹ سے نہ نکالنے پر توہین عدالت کیس میں ڈی جی امیگریشن اینڈ پاسپورٹ محمد علی رندھاوا کو طلب کرلیا۔ پیر کو جسٹس اعظم خان نے افنان خان، خرم شہزاد اور ہادی حسین کی درخواستوں پر احکامات جاری کیے۔ سماعت کے دوران اسسٹنٹ اٹارنی جنرل راجہ ضمیر الدین اور درخواست گزاروں کے وکیل پیش ہوئے۔ وکیل درخواست گزار نے مؤقف اختیار کیا کہ عدالتی حکم پر عملدرآمد نہیں ہوا، درخواست گزاروں کے نام تاحال پی سی ایل پر ہیں، جس کے باعث توہین عدالت کی درخواست دائر کی گئی۔ عدالت نے ڈی

بقیہ 31 صفحہ 3 پر

گوادر: میر گلبھی انٹر ایجوکیشنل اسپورٹس فیسٹیول کے افتتاحی تقریب میں مختلف اسکولوں کے بچے ٹیبلو پیش کررہے ہیں

خواتین کو بااختیار بنا کر ہی پاکستان کو تیز رفتار ترقی کی راہ پر گامزن کیا جا سکتا ہے، سیدال خان

تعلیم اور کاروباری صلاحیتوں سے آراستہ خواتین مستقبل کی بہتر نسل کی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرسکتی ہیں

اگر خواتین اسی جذبے کے ساتھ معاشی اور سماجی میدان میں اپنا کردار ادا کرتی رہیں تو پاکستان تیزی سے ترقی کرے گا

اسلام آباد (اے این این) قائم مقام چیئرمین سینیٹ سیدال خان ناصر نے ڈی ایچ اے فیز ٹو، اسلام آباد میں 2WINSY کیفے کی افتتاحی تقریب سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ خواتین اور نوجوانوں کو بااختیار بنانا ملکی ترقی اور معاشی خوشحالی کے لیے ناگزیر ہے۔ 6 ستمبر، یوم دفاع پاکستان کے موقع پر خواتین کی جانب سے کاروباری میدان میں قدم رکھنا ایک

بقیہ 2 صفحہ 3 پر

کوئٹہ: ایئرپورٹ روڈ پر سڑک کے کنارے گاہک کی منتظر بچی جوتوں کی پالش اور برش کے ساتھ بیٹھی ہے

مازو سسٹم پاکستان میں موسمیاتی تعاون سے عوامی فوائد کا وژن بن گیا

مفت اور اعلیٰ درستگی کے ساتھ آفات کی ابتدائی انتباہی خدمات فراہم کرتا ہے

اسلام آباد (بی پی آئی) پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ڈیرہ غازی خان کے ایک دیہاتی ریاض حسین کے لیے موسم گرما میں مون سون کی بارشیں کسی زمانے میں کاشتکاری میں سب سے بڑی غیر یقینی صورتحال تھی۔ گزشتہ برسوں میں، موسم کی درست پیشین گوئی کی کمی کے باعث، فصل کی کٹائی کے سیزن کے دوران اچانک موسلا دھار بارشیں

بقیہ 8 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، میر عبدالرحمان لانگو کی شہادت بزدلانہ فعل ہے، میر ضیاء اللہ لانگو

کوئٹہ (بی پی آئی) صوبائی وزیر داخلہ میر ضیا اللہ لانگو نے بلوچستان عوامی پارٹی ضلع نوشکی کے صدر اور چیئرمین یونین کونسل ہانک میر عبدالرحمان لانگو کو مسلح افراد کی فائرنگ سے شہید کیے جانے کی

بقیہ 7 صفحہ 3 پر

وفاقی وزیر آئی ٹی کا لیپ 2026 کا کامیاب دورہ مکمل

انویسٹمنٹ سہولت کونسل کی معاونت کے تحت پاکستان کے ڈیجیٹل تبدیلی کے سفر کو اجاگر کیا

اسلام آباد (بی پی آئی) وفاقی وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی کمیونیکیشن، محترمہ شزہ فاطمہ خواجہ نے 31 اگست سے 3 ستمبر 2026 تک ریاض میں منعقد ہونے والی عالمی ٹیکنالوجی نمائش ''لیپ 2026'' کا کامیاب دورہ مکمل کرلیا ہے اس نمائش میں پاکستان نے ''ٹیک ڈیسٹی نیشن پاکستان'' کے برانڈ تلے ملک کی سب سے بڑی قومی نمائندگی کی، جس میں پاکستان کی ڈیجیٹل صلاحیتوں، جدت اور ٹیکنالوجی کے ماحولیاتی نظام

بقیہ 9 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، سیٹلائٹ ٹاؤن میں فائرنگ سے ایک شخص جاں بحق، پولیس کی تفتیش جاری

کوئٹہ (بی پی آئی) کوئٹہ کے علاقے سیٹلائٹ ٹاؤن حاجی اناڑگلی میں فائرنگ کے واقعے میں عمران ولد احمد شاہ قوم درانی جاں بحق ہوگئے ہیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی

بقیہ 10 صفحہ 3 پر

اسلام آباد: وفاقی وزیر برائے موسمیاتی تبدیلی و ماحولیاتی رابطہ ڈاکٹر مصدق ملک کی بولیویا سے تعلق رکھنے والی یو این ڈی پی ریذیڈنٹ آفیسر اوڈی انجلو سے ملاقات

راولپنڈی، ہسپتال میں مریضہ کے لواحقین کا نرس پر تشدد، کپڑے پھاڑ کر اتارنے کی بھی کوشش

تمام اسٹاف نرسز کا احتجاجاً کام چھوڑتے ہوئے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

راولپنڈی (بی پی آئی) راولپنڈی انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں مریض کے لواحقین نے اسٹاف نرس کو تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے کپڑے پھاڑ دیے اور اتارنے کی بھی کوشش کی، تمام اسٹاف نرسز نے احتجاجاً کام چھوڑتے ہوئے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق واقعے پر ہسپتال انتظامیہ نے انکوائری

بقیہ 19 صفحہ 3 پر

کوئٹہ، نوابزادہ میر احمد نواز زہری کی نور احمد راہی کی رہائش گاہ آمد

کوئٹہ (بی پی آئی) بلوچستان کی معروف قبائلی و سماجی شخصیت نوابزادہ میر احمد نواز زہری نے ماہنامہ ستارہ وژن کوئٹہ کے چیف ایڈیٹر نور احمد راہی کی رہائش گاہ پر تشریف آوری کی، جہاں نور احمد

بقیہ 18 صفحہ 3 پر

جماعت اسلامی کا پیٹرولیم لیوی اور مہنگائی کے خلاف ٹرین مارچ کا اعلان

بھاری ٹیکسز اور مہنگائی کے خلاف حکومت پر دباؤ بڑھانے کے لیے اسلام آباد کی جانب لانگ مارچ سے قبل ٹرین مارچ کا اعلان کردیا

حکومت اور جماعت اسلامی کی تکنیکی کمیٹیوں کا پہلا اجلاس آج ہوگا، ٹرین مارچ عام لوگوں کے ساتھ ٹرین میں بیٹھ کر کیا جائے گا

لاہور (اے این این) جماعت اسلامی نے پیٹرولیم مصنوعات پر بھاری ٹیکسز اور مہنگائی کے خلاف حکومت پر دباؤ بڑھانے کے لیے اسلام آباد کی جانب لانگ مارچ سے قبل ٹرین مارچ کا اعلان کردیا۔ جماعت اسلامی نے حکومت کی جانب سے مطالبات پر پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں ملک گیر پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن کا آپشن بھی برقرار رکھا ہے۔ امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمٰن نے

بقیہ 20 صفحہ 3 پر

پمز ہسپتال میں انجینئرنگ اور تکنیکی عملے کی کمی فوری طور پر دور کرنے کا فیصلہ

سانحے کی تحقیقات کے باعث متاثرہ عمارت عارضی طور پر بند ہے، رپورٹ

اسلام آباد (بی پی آئی) پمز ہسپتال میں انجینئرنگ اور تکنیکی عملے کی کمی فوری طور پر دور کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا۔ وفاقی وزیر صحت مصطفیٰ کمال کی زیر صدارت اعلیٰ سطح کے اجلاس میں ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ، پمز انتظامیہ اور سی ڈی اے کے متعلقہ افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں پمز اسپتال کے مدر اینڈ چائلڈ ہیلتھ سنٹر میں آتشزدگی کے بعد HVAC نظام کی بحالی اور تکنیکی امور کا ازسرنو جائزہ لیا گیا۔ سی ڈی اے افسران نے اجلاس میں بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ آتشزدگی کے باعث متاثرہ عمارت میں HVAC سے

بقیہ 26 صفحہ 3 پر

اسلام آباد ایکسپریس وے زیرو پوائنٹ کے مقام پر سڑک کے درمیان قدرتی چشمہ پھوٹ پڑا

اسلام آباد (بی پی آئی) اسلام آباد ایکسپریس وے پر زیرو پوائنٹ کے مقام پر سڑک کے درمیان قدرتی چشمہ پھوٹ پڑا۔ کیپٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی (سی ڈی اے) کو تیز بہاؤ کے

بقیہ 25 صفحہ 3 پر

تہران میں پاکستان کے یوم دفاع کے موقع پر پاکستان ہاؤس میں پروقار تقریب کا انعقاد

ملکی خودمختاری کو درپیش کسی بھی چیلنج سے نمٹنے کے لیے پاکستان مکمل طور پر تیار ہے، پاکستانی سفیر عمران احمد صدیقی کا خطاب

اسلام آباد (بی پی آئی) پاکستان کے یوم دفاع وشہدا کے موقع پر تہران میں پاکستان ہاؤس میں پروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں پاکستانی مسلح افواج کی قربانیوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق یوم دفاع و شہدا کے موقع پر تہران میں پاکستان ہاؤس میں منعقدہ تقریب میں پاکستان کے ایران میں سفیر عمران احمد صدیقی نے تقریب میں شریک معزز مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور ملکی دفاع کے لیے مسلح افواج کی قربانیوں کو

بقیہ 27 صفحہ 3 پر

ہر بچے کو سیکھنے، خواب دیکھنے اور بہتر مستقبل کی تعمیر کا حق حاصل ہے، بلاول بھٹو

کراچی / اسلام آباد / لاہور (بی پی آئی) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے کہا ہے کہ خواندگی ایک بااختیار معاشرے کی بنیاد ہے اور ہر بچے کو سیکھنے، خواب دیکھنے اور بہتر مستقبل کی تعمیر کا حق حاصل ہے۔ میڈیا سیل بلاول ہاؤس کی جانب سے جاری کردہ

بقیہ 28 صفحہ 3 پر

کوئٹہ: پشین اسٹاپ کے قریب ایک دکاندار گاہکوں کو مائل کرنے کے لیے مچھردانیاں دکھا رہا ہے

Promoting Literacy in the Digital Era

تعلیم اور ہنر سے روشن ہوگا ہر بچے کا کل

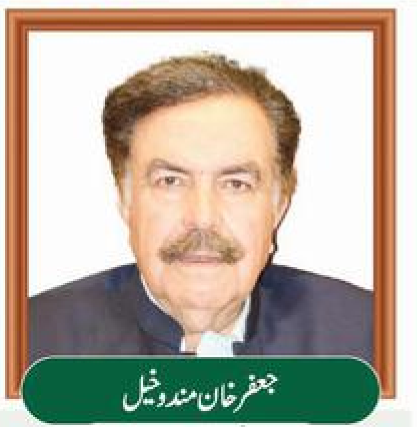

جعفر خان مندوخیل

گورنر بلوچستان

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے خواندگی کے عالمی دن پر اپنے پیغام میں کہا کہ یہ دن ہمیں اس عزم اور احساس کی تجدید کا موقع فراہم کرتا ہے کہ تعلیم ہی ایک روشن، بااختیار اور پائیدار مستقبل کی بنیاد ہے۔ ترقی یافتہ اور تعلیم یافتہ بلوچستان کا خواب ہماری اجتماعی کوششوں سے حقیقت بن سکتا ہے۔ اس مقصد کیلئے حکومت، تعلیمی اداروں، اساتذہ، والدین، سول سوسائٹی اور معاشرے کے ہر فرد کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ تاہم آج خواندگی کا تصور صرف پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت تک محدود نہیں رہا۔ آرٹیفیشل انٹیلیجنس، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور روبوٹکس کے دور میں خواندگی کا پیمانہ بھی تبدیل ہو چکا ہے۔ پل پل بدلتی دنیا میں ڈیجیٹل لٹریسی ہی کسی فرد کو جدید دنیا سے باخبر، باصلاحیت اور موثر طور پر منسلک رکھنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ ہمیں اپنے بچوں کو صرف روایتی تعلیم نہیں بلکہ ڈیجیٹل مہارتوں، سائنسی سوچ، تحقیق، تخلیقی صلاحیت اور مسئلہ حل کرنے کی قابلیت سے بھی آراستہ کرنا ہوگا۔

ایک جامع، یکساں اور مستقبل شناس قومی تعلیمی پالیسی وقت کی اہم ضرورت ہے جو جذبات کے بجائے سائنسی حقائق اور زندہ انسانوں کی ضروریات کی بنیاد پر تشکیل دی جائے۔ ایسی پالیسی ہی پاکستان، بالخصوص بلوچستان کے نوجوانوں کو بدلتی ہوئی عالمی معیشت اور ٹیکنالوجی کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر سکتی ہے۔ بلوچستان میں غربت اور بے روزگاری آج بھی تعلیم کے حصول کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ ہمارے بہت سے ذہین اور تحقیق و تجسس سے معمور طلباء اپنی تعلیمی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے بجائے معاشی مجبوریوں کے باعث محنت و مشقت کرنے پر مجبور ہیں۔ خواندگی محض اعداد و شمار کا نام نہیں، یہ انسان کو اپنے حقوق، صلاحیتوں اور امکانات سے آگاہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ پڑھے لکھے اور باصلاحیت بلوچستان کا خواب صرف حکومت کی کوششوں سے مکمل نہیں ہو سکتا۔ بین الاقوامی اداروں، تعلیمی تنظیموں، نجی شعبے اور سماجی اداروں کی مدد و معاونت بھی ناگزیر ہے۔

میر سرفراز بگٹی

وزیراعلیٰ بلوچستان

بین الاقوامی یوم خواندگی اس عزم کی تجدید کا دن ہے کہ تعلیم اور خواندگی ہر فرد کا بنیادی حق ہے اور کسی بھی معاشرے کی پائیدار ترقی کا راستہ تعلیم ہی سے ہو کر گزرتا ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع و عریض صوبے میں تعلیم کے فروغ کو محض ایک شعبہ نہیں بلکہ مستقبل کی نسلوں کی تعمیر کا بنیادی ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں معیاری، مساوی اور قابل رسائی تعلیم کی فراہمی شامل ہے۔

ہمارا مقصد صرف اسکولوں کی عمارتیں آباد کرنا نہیں بلکہ ان اداروں میں معیاری تدریس، حاضری، نظم و ضبط اور تعلیمی ماحول کو یقینی بنانا ہے تاکہ بلوچستان کا کوئی بچہ محض سہولیات کی عدم دستیابی کے باعث تعلیم سے محروم نہ رہے۔

ہمارا واضح موقف ہے کہ کلاس روم میں موجود استاد ہی تعلیمی نظام کی اصل بنیاد ہے، اس لیے اس شعبے میں سفارش، اقربا پروری اور غیر ضروری مداخلت کی کوئی گنجائش نہیں۔ باصلاحیت اور اہل نوجوانوں کو میرٹ پر مواقع فراہم کر کے ہم تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

ہمارا مقصد بلوچستان کے ہر ضلع سے مستقبل کے ڈاکٹرز، انجینئرز، سائنسدان، اساتذہ، محققین اور دیگر شعبوں کے ماہرین پیدا کرنا ہے۔

ہم نے تعلیمی مواقع کو معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچانے کے لیے یتیموں اور ٹرانس جینڈر کمیونٹی کے لیے خصوصی اسکالرشپس پروگرام بھی شروع کیا ہے۔ ایک مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کی پہچان یہی ہے کہ وہاں تعلیم کے مواقع ہر شہری کے لیے مساوی ہوں اور کسی کو اس کی شناخت، پس منظر یا معاشی حیثیت کی بنیاد پر پیچھے نہ چھوڑا جائے۔

بین الاقوامی یوم خواندگی کے موقع پر میں والدین، اساتذہ، تعلیمی ماہرین، سول سوسائٹی اور خصوصاً نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ تعلیم کے فروغ میں حکومت کا ساتھ دیں۔ ہماری منزل صرف شرح خواندگی میں اضافہ نہیں بلکہ ایسا بلوچستان تشکیل دینا ہے جہاں ہر بچہ اسکول جائے، ہر نوجوان اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائے اور علم و ہنر کو اپنی ترقی کا ذریعہ بنائے۔

حکومت بلوچستان تعلیم کے شعبے میں اصلاحات کا یہ سفر جاری رکھے گی۔ ہمارا عزم واضح ہے: ہر بچے کے لیے تعلیم، ہر باصلاحیت طالب علم کے لیے موقع اور بلوچستان کے روشن مستقبل کے لیے معیاری تعلیمی نظام۔

حاجی ولی محمد نورزئی

پارلیمانی سیکریٹری سماجی بہبود بلوچستان

ہر سال 8 ستمبر دنیا بھر میں "خواندگی کا عالمی دن" کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دنیا بھر میں خواندگی کی اہمیت کو اجاگر کرنا ہے۔ اور ناخواندگی کے خاتمے کے لئے اقدامات کو فروغ دینا ہے۔ مزید یہ کہ مضبوط، منظم، خوشحال اور ترقی کی ضامن ملک و قوم کی پہچان ہے کہ وہاں کے افراد تعلیم یافتہ ہوں اور وہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں مجھے یہ جان کر بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ محکمہ نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم بلوچستان پوری طرح صوبہ بلوچستان میں "یوم خواندگی" منا رہا ہے نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم محکمہ سماجی بہبود حکومت بلوچستان صوبے میں خواندگی اور بنیادی تعلیم کو فروغ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

کسی قوم کے مستقبل اور ترقی کا انحصار وہاں کے افراد کی تعلیم پر منحصر ہے حصول علم باعث ایک جہاد کے برابر ہے جس کے ذریعے ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہو سکتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا کی طرح پاکستان کے تمام صوبوں میں بھی عالمی یوم خواندگی منایا جا رہا ہے انشاءاللہ صوبہ بلوچستان ناخواندگی کے خاتمے تک ہم اپنی اجتماعی ذمہ داریاں پوری کرتے رہیں گے اور خواندگی و غیر رسمی تعلیم کے فروغ میں بھرپور تعاون جاری رہے گا۔

دین اسلام میں حکم ہے کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے یونیسکو نے خواندگی کو دنیا بھر کے انسانوں کے لیے ضروری قرار دیا ہے اس لیے اس سال کا تعلیم خواندگی کے لیے تھیم "Literacy for People, the Planet & Procperity" ہے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل (B-37) اور (A-25) کے تحت ہر شہری کو مفت اور لازمی بنیادی تعلیم فراہم کرنے کی ذمہ داری ریاست اور حکومت کی ہے۔ جبکہ آئین کی اٹھارویں ترمیم کے بعد یہ ذمہ داری صوبائی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔

نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم محکمہ سماجی بہبود حکومت بلوچستان کے اشتراک سے صوبہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں کے عوام کیلئے شرح خواندگی بڑھانے میں مصروف عمل ہے اس ضمن میں ناخواندہ افراد اور سکول نہ جانے والے بچوں کے لیے قومی نصاب کی مدد سے کریکولم تیار کیا جا چکا ہے اس کے علاوہ غیر رسمی تعلیمی پالیسی اور غیر رسمی تعلیمی مراکز اور خواندگی سینٹرز کی معلومات کا نظام بھی جائیکا (JICA) کے تعاون سے قائم کیا جا چکا ہے۔ میں بلوچستان کی جانب سے جائیکا کے اس انسان دوست عمل پر تہہ دل سے مشکور و ممنون ہوں اور ان انسان دوستی کا معترف ہوں اور دعا گو ہوں کہ میرے صوبے کا ہر بچہ، نوجوان، بوڑھا مرد و خواتین تعلیم حاصل کر کے اور ملک کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرے۔

الحمد اللہ

صوبائی حکومت نے گذشتہ دس برسوں میں مجموعی طور پر تعلیم، خواندگی اور دیگر سماجی خدمات کے فروغ کے لیے صوبائی بجٹ کا زیادہ حصہ بلوچستان کے عوام پر خرچ کیا ہے میں عالمی یوم خواندگی کے موقع پر ڈائریکٹوریٹ آف لٹریسی اینڈ نان فارمل ایجوکیشن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جو اپنے فرائض احسن انداز سے پورے کر رہا ہے۔ میری تمام ناخواندہ افراد سے گزارش ہے کہ وہ اس ادارے کی خدمات سے استفادہ حاصل کریں اور کم از کم پڑھنے لکھنے کی صلاحیت پیدا کریں۔ تاکہ بلوچستان میں تعمیر و ترقی کا عمل زیادہ تیز رفتار ہو۔

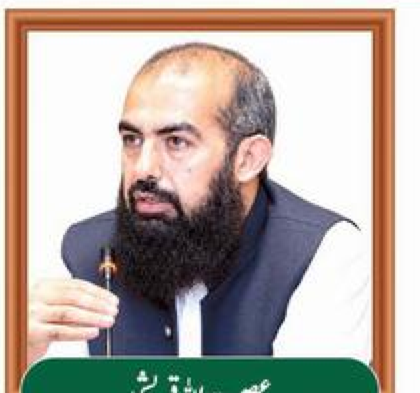

عصمت اللہ قریشی

سیکریٹری سماجی بہبود بلوچستان

2026 میں خواندگی کا عالمی دن اپنی 60 ویں سالگرہ منا رہا ہے۔ اس دن کا اصل مقصد افراد، برادریوں اور معاشروں کو بااختیار بنانے کے لیے ہتھیار کے طور پر خواندگی فروغ دینا ہے۔ پاکستان میں لازمی بنیادی تعلیم قانونی طور پر ہر بچے کا حق ہے۔ اور ہم نے دیکھنا ہے کہ کیا یہ حق ہر بچے کو مل رہا ہے؟ خصوصاً صوبہ بلوچستان جو کہ رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے جہاں دور دراز علاقوں تک پہنچنا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اس کام کے لیے غیر سرکاری تنظیمیں شرح خواندگی میں اضافے کے لیے کام کر رہی ہیں تو مجھے یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم بلوچستان، محکمہ تعلیم بلوچستان کے بعد تعلیم کی روشنی پھیلانے میں مختلف غیر سرکاری تنظیمیں بھرپور انداز میں پیش پیش ہیں۔ اور آج پوری دنیا کے ساتھ مل کر خواندگی کا عالمی دن منانے جا رہے ہیں۔ تعلیم کی بہتری کے لیے نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم بلوچستان کے زیر انتظام اس وقت 630 غیر رسمی تعلیمی مراکز کھول رکھے ہیں جہاں اس وقت 13,273 طلباء و طالبات اپنے علم کی پیاس بجھانے آتے ہیں اسکے علاوہ نجی تنظیموں کے تعاون سے جو غیر رسمی تعلیمی مراکز قائم ہیں جو ڈائریکٹوریٹ کی زیر نگرانی ہے ان طلبہ کے لیے ہر سینٹر کے لئے ٹیوٹرز تعینات کیے ہوئے ہیں۔ ان مراکز میں آنے والے ہر طالب علم کو لکھنے پڑھنے کا تمام میٹیریل مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم بلوچستان نے JICA کے تعاون سے محکمہ تعلیم کے ماہرین کی نگرانی میں نہ صرف نصاب تیار کیا بلکہ درسی کتب بھی تیار کر لی ہیں۔ جنکی بدولت پیکج اے، بی اور سی کے طالب علم پہلی جماعت سے پانچویں جماعت کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ پیکج ڈی اور ای بھی تیار کر لیا گیا ہے۔ اور پیکج ڈی اور ای میں چھٹی جماعت تا آٹھویں جماعت تک کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ پیکج ڈی اور ای کے ساتھ ساتھ بی نیوٹا کے ساتھ مل کر اسکلز کا پروگرام بھی مکمل کر لیا گیا ہے۔

محترمہ جانانہ کاکڑ

ڈائریکٹر نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم بلوچستان

بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہونے کے باوجود تعلیم کے شعبے میں شدید پسماندگی کا شکار ہے۔ اس وقت لاکھوں بچے رسمی تعلیمی نظام سے باہر ہیں۔ پاکستان کے ساتویں مردم شماری 2023 کے مطابق اس وقت پاکستان میں تقریباً 25373350 بچے تعلیم سے محروم ہیں۔ جبکہ بلوچستان میں 2941690 بچے اسکولوں سے باہر ہیں۔ کسی بھی ملک کی ترقی میں کردار ادا کرنے والے عوامل میں سب سے اہم کسی فرد/انسان کی ترقی ہے اور خواندگی افراد کو ان کی ذاتی ترقی کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے جس کے بعد ملک و قوم کی ترقی میں اپنا حصہ ادا کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ بلوچستان کو پاکستان کا سب سے زیادہ سماجی طور پر پسماندہ صوبہ قرار دیا جاتا ہے۔ جہاں تعلیم کے بنیادی ڈھانچے میں گہرے خلا موجود ہیں اس وقت صوبے کے دیہی علاقوں میں خواتین کی خواندگی کی شرح صرف 31% فیصد ہے۔ جو صورتحال کی سنگینی کو واضح کرتی ہے۔ اس مضمون میں ہم بلوچستان میں متعلق خارج از تعلیم کی موجودہ صورتحال، حکومت کے روڈ میپ، غیر رسمی تعلیم کے حوالے سے قانونی اور انتظامی اقدامات، اور ڈائریکٹوریٹ آف لٹریسی اینڈ نان فارمل ایجوکیشن کے کردار کا تفصیلی جائزہ لیں گے۔ اس وقت بلوچستان میں مختلف سروے رپورٹس کے مطابق 5.1 ملین بچوں میں سے 2.9 ملین بچے اسکولوں سے باہر ہیں، خاص طور پر دیہی علاقوں میں لڑکیوں کی شرح تعلیم انتہائی کم ہے۔ ان تمام چیلنجز کے باوجود بلوچستان حکومت نے متعلق خارج از تعلیم سے نمٹنے کے لئے ایک جامع روڈ میپ تیار کیا ہے۔ اس ضمن میں لکھتے ہوئے مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان کی ذاتی کاوشوں سے ان بچوں کے لئے جو تعلیم سے باہر ہیں، ایک بہت بڑا منصوبہ منظور ہوا۔ اس منصوبے کی خدوخال اور مقاصد درج ذیل ہیں۔

بلوچستان میں تعلیم سے محروم 18 لاکھ بچوں کو دوبارہ تعلیم سے منسلک کرنے کے لئے حکومت بلوچستان نے نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم محکمہ سماجی بہبود کے زیر نگرانی ایک (05) سالہ پروگرام کے انعقاد کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں درج ذیل فیصلے کئے گئے ہیں۔ چیف سیکرٹری کی زیر صدارت اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ رسمی تعلیم میں حکومتی اقدامات 05 سے 09 سال کے بچوں کے لئے مرکوز تھے۔ جس کے قابل حوصلہ نتائج سامنے آئے۔ تاہم اب 09 سے 16 سال کے بچوں کے لئے خصوصی توجہ دی جائے گی جو رسمی تعلیمی نظام سے باہر ہیں۔

اس منصوبے پر 05 سال کے دوران عمل درآمد کیا جائے گا۔ رواں مالی سال (2026-27) کے لئے اس منصوبے کے لئے 08 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ منصوبے کے پہلے مرحلے میں 02 لاکھ بچوں کو تعلیم دلوائی جائے گی۔ مذکورہ منصوبے کا PC-1 تیار کر لیا گیا ہے۔ تاکہ جلد سے جلد باقاعدہ آغاز ہو سکے۔ اس منصوبے کے تحت صوبے کے 34 اضلاع کے ہر تحصیل اور گاؤں میں آگاہی مہم کا آغاز کیا جائے گا تاکہ رسمی تعلیم سے باہر بچے [illegible] رہ جائیں۔ نظامت خواندگی و غیر رسمی تعلیم 1993 میں قائم کیا گیا جو کہ محکمہ سماجی بہبود کے انتظامی کنٹرول میں کام کرتا ہے۔ جس کا بنیادی مقصد خواندگی کا فروغ اور کم سے کم وقت میں مفت اور معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے۔ اس حوالے سے سب سے اہم بات یہ کہ غیر رسمی تعلیم کے حوالے سے ایک علیحدہ ایکٹ بنانے پر اتفاق کیا گیا ہے۔ ایکٹ کی منظوری کے بعد یہ ڈائریکٹوریٹ درج ذیل امور کو مکمل طور پر سرانجام دے گا۔ صوبے بھر میں غیر رسمی تعلیم مراکز کا قیام، موثر نگرانی اور اس کے بعد ڈائریکٹوریٹ ان بچوں کے امتحانات لے گا تاکہ یہ پاس ہونے کے بعد رسمی تعلیمی نظام کا حصہ بن سکیں۔ 09 سے 16 سال اور اس سے بھی کم عمر بچے جو اسکول جانے کی عمر میں ہوں اور رسمی تعلیمی اداروں میں جانے سے رہ گئے ہیں یا وہاں پر رسمی تعلیمی ادارے موجود نہ ہوں ان بچوں کو تعلیم سے منسلک کرنا۔ تیز رفتار سیکھنے کے پروگرام (ACCELERATED LEARNING PROGRAM) کے ذریعے بچوں کو بنیادی تعلیم فراہم کرنا۔ بچوں کو رسمی تعلیمی نظام میں شمولیت کے قابل بنانا۔ غیر رسمی تعلیمی مراکز کے لیے نصاب اور اساتذہ کی تربیت کا اہتمام۔ ہم غیر رسمی تعلیم کے حوالے سے یہ ایکٹ اور ڈائریکٹوریٹ کا عملی اقدام ایک سنگ میل ہے۔ اس سے نہ صرف وہ لاکھوں بچے جو اس وقت رسمی تعلیمی نظام سے محروم ہیں انہیں تعلیم کا موقع ملے گا اور اس کے ساتھ ساتھ صوبے میں خواندگی کی شرح میں بھی نمایاں اضافہ ہوگا۔ بلوچستان میں تعلیم کا بحران ایک حقیقی چیلنج ہے جس کے لئے ہر سطح پر کوششوں کی ضرورت ہے۔ حکومت بلوچستان کے حالیہ اقدامات خاص طور پر غیر رسمی تعلیم کے حوالے سے یہ قانونی فریم ورک اور ڈائریکٹوریٹ کو فعال کرنا اس سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ جیسا کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا "تعلیم میں سرمایہ کاری بلوچستان کے روشن مستقبل میں سرمایہ کاری ہے" اگر یہ منصوبے وقت پر اور موثر طریقے سے نافذ کئے گئے جس میں 08 ارب کی لاگت، 5 سالہ عمل درآمد اور 2 لاکھ بچوں کو پہلا مرحلہ تو بلوچستان لاکھوں بچوں کو تعلیم کا زیور پہنا کر ایک روشن مستقبل کی بنیاد رکھ سکتا ہے۔

بلوچستان کا روشن مستقبل: ہر بچے تک تعلیم اور ہر گھر میں خواندگی

رپورٹ: شہزاد احمد

> "وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے تحت تعلیم کو ترقی کا بنیادی ستون بنانے، اسکول سے باہر بچوں کو تعلیمی دھارے میں لانے اور خواندگی کے فروغ کے لیے عملی اقدامات"

تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی، خوشحالی اور روشن مستقبل کی بنیادی ضمانت ہے۔ ایک تعلیم یافتہ معاشرہ نہ صرف اپنے مسائل کو بہتر انداز میں سمجھتا ہے بلکہ ان کے حل کے لیے مؤثر راستے بھی تلاش کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں ترقی یافتہ اقوام نے تعلیم اور انسانی وسائل کی ترقی کو اپنی ترجیحات میں سرفہرست رکھا ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع و عریض صوبے میں تعلیم کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، جہاں جغرافیائی دشواریاں، دور دراز آبادیاں اور ماضی میں تعلیمی سہولیات کی محدود دستیابی ایک بڑا چیلنج رہی ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے تحت صوبائی حکومت تعلیم کو بلوچستان کے روشن اور خوشحال مستقبل کی بنیاد سمجھتے ہوئے تعلیمی شعبے میں بہتری کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ حکومت کی ترجیح واضح ہے کہ صوبے کا کوئی بھی بچہ محض غربت، فاصلے، سماجی رکاوٹ یا کسی دوسری وجہ سے تعلیم کے بنیادی حق سے محروم نہ رہے۔ میر سرفراز بگٹی کے وژن کا بنیادی محور ایک ایسا بلوچستان ہے جہاں ہر بچے کو تعلیم کا حق، ہر نوجوان کو ہنر اور ہر خاندان کو ترقی کے یکساں مواقع میسر ہوں۔ اسی سوچ کے تحت حکومت نہ صرف موجودہ تعلیمی نظام کو بہتر بنانے پر توجہ دے رہی ہے بلکہ ان بچوں کے لیے بھی متبادل راستے پیدا کیے جا رہے ہیں جو کسی وجہ سے اسکول نہیں جا سکے یا تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکے۔

اسکول سے باہر بچوں کو تعلیم کے دھارے میں لانا بلوچستان میں اسکول سے باہر بچوں کو دوبارہ تعلیم کے دائرے میں لانا حکومت کی اہم ترجیحات میں شامل ہے۔ اس مقصد کے لیے Accelerated Learning Programme (ALP) جیسے پروگرام نہایت اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

ان پروگراموں کے ذریعے ایسے بچوں کو بنیادی تعلیم فراہم کی جاتی ہے جو عمر یا دیگر وجوہات کی بنا پر روایتی اسکولنگ سے محروم رہ گئے ہیں، تاکہ وہ مختصر مدت میں اپنی تعلیمی کمی پوری کر کے دوبارہ باقاعدہ تعلیمی نظام کا حصہ بن سکیں۔ یہ اقدام اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حکومت بلوچستان تعلیم کو صرف روایتی اسکولوں تک محدود نہیں سمجھتی بلکہ ہر اس بچے تک پہنچنے کی کوشش کر رہی ہے جسے تعلیم کی ضرورت ہے۔ اسی طرح غیر رسمی تعلیم (Formal Education-Non) کے ذریعے بھی ان علاقوں اور طبقات تک تعلیمی سہولیات پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے جہاں روایتی تعلیمی اداروں تک رسائی مشکل ہے۔ یہ اقدامات بلوچستان کے ان بچوں کے لیے امید کی نئی کرن ہیں جو حالات کے باعث اپنے تعلیمی سفر کا آغاز نہیں کر سکے۔

خواندگی صرف ایک فرد نہیں، پورے معاشرے کی ترقی ہے خواندگی کا فروغ کسی بھی قوم کی مجموعی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ ایک پڑھا لکھا فرد نہ صرف اپنے حقوق اور فرائض سے آگاہ ہوتا ہے بلکہ اپنے خاندان اور معاشرے کی ترقی میں بھی بہتر کردار ادا کرتا ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں حکومت بلوچستان کا عزم ہے کہ خواندگی کے فروغ کو ایک اجتماعی تحریک میں تبدیل کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے حکومت کے ساتھ والدین، اساتذہ، علما، قبائلی و سیاسی عمائدین، سول سوسائٹی، میڈیا اور معاشرے کے تمام طبقات کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ خصوصاً بچیوں کی تعلیم بلوچستان کے

مستقبل کے لیے انتہائی اہم ہے۔ ایک تعلیم یافتہ ماں اپنے بچوں کی تعلیم، صحت اور تربیت کے حوالے سے زیادہ مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔ اس لیے ایک بچی کو تعلیم دینا دراصل ایک پوری نسل کو تعلیم دینے کے مترادف ہے۔

تعلیم پر سرمایہ کاری، بلوچستان کے مستقبل پر سرمایہ کاری وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن میں تعلیم محض ایک سرکاری شعبہ نہیں بلکہ انسانی وسائل کی ترقی اور صوبے کے مستقبل میں سرمایہ کاری ہے۔ بلوچستان کی حقیقی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب یہاں کے نوجوان علم، ہنر اور جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ ہوں۔ آج کا تعلیم یافتہ بچہ ہی کل کا ڈاکٹر، انجینئر، استاد، سائنسدان، کاروباری شخص، سرکاری افسر اور ذمہ دار شہری بنے گا۔ اسی لیے تعلیمی اداروں کی بہتری، بچوں کو اسکولوں تک لانا، تعلیمی معیار میں اضافہ اور نوجوانوں کو ہنرمند بنانا دراصل بلوچستان کی آنے والی نسلوں کے لیے

مضبوط بنیاد فراہم کرتا ہے۔ حکومت کی کوشش صرف داخلہ مہم تک محدود نہیں بلکہ بچوں کو اسکول میں برقرار رکھنے، معیاری تعلیم فراہم کرنے اور انہیں مستقبل کے چیلنجز کے لیے تیار کرنے پر بھی مرکوز ہے۔ تعلیمی نظام میں بہتری کے ساتھ ساتھ والدین میں شعور اجاگر کرنا بھی ضروری ہے تاکہ وہ اپنے بچوں خصوصاً بچیوں کی تعلیم کو ترجیح دیں۔ ایک مشترکہ قومی عزم عالمی یوم خواندگی ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ تعلیم کسی ایک فرد، ادارے یا حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ پوری قوم کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ حکومت پالیسی، وسائل اور سہولیات فراہم کر سکتی ہے، لیکن بچوں کو اسکول تک لانے اور انہیں تعلیم کے سفر پر برقرار رکھنے میں معاشرے کے ہر فرد کا کردار اہم ہے۔ بلوچستان آج تعلیم کے حوالے سے ایک نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں حکومت کی ترجیح ایک ایسا بلوچستان ہے جہاں کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ ہو، کوئی نوجوان ہنر سے خالی نہ ہو اور کوئی خاندان علم کی روشنی سے محروم نہ رہے۔ یہ سفر یقیناً چیلنجز سے خالی نہیں، لیکن مضبوط سیاسی عزم، مؤثر حکمتِ عملی، تسلسل اور اجتماعی تعاون کے ذریعے بلوچستان میں تعلیمی انقلاب کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ بلوچستان ہی ایک مضبوط، بااختیار، خوشحال اور ترقی یافتہ بلوچستان کی ضمانت ہے۔

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کا وژن واضح ہے:

> "ہر بچہ اسکول میں، ہر نوجوان ہنرمند اور ہر گھر علم کی روشنی سے منور۔"

یہ محض ایک تصور نہیں بلکہ بلوچستان کے روشن مستقبل کے لیے ایک عملی عزم ہے۔

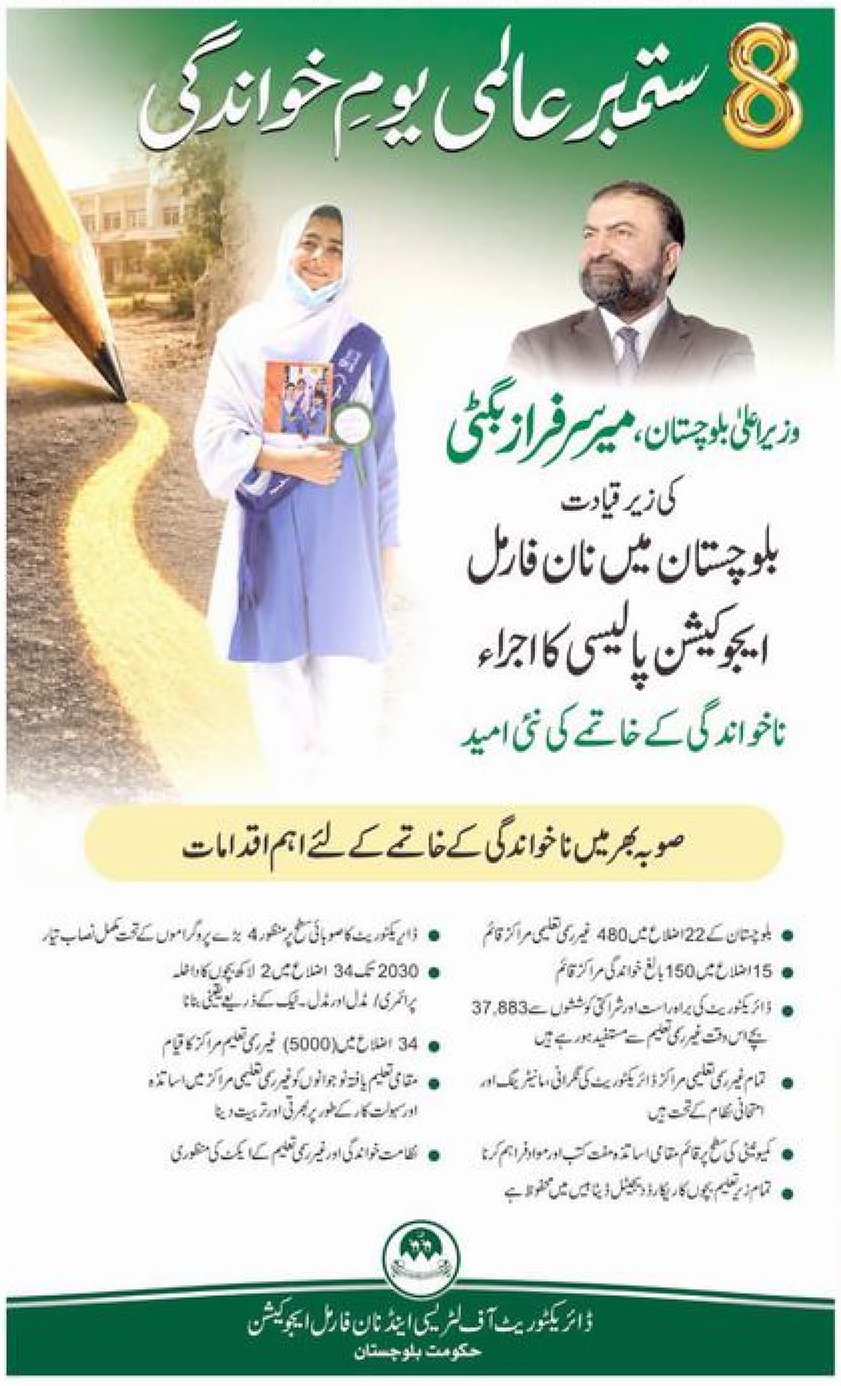

8 ستمبر عالمی یومِ خواندگی

وزیراعلیٰ بلوچستان، میر سرفراز بگٹی
کی زیر قیادت
بلوچستان میں نان فارمل ایجوکیشن پالیسی کا اجراء
ناخواندگی کے خاتمے کی نئی امید

صوبہ بھر میں ناخواندگی کے خاتمے کے لئے اہم اقدامات

- بلوچستان کے 22 اضلاع میں 480 غیر رسمی تعلیمی مراکز قائم
- 15 اضلاع میں 150 بالغ خواندگی مراکز قائم
- ڈائریکٹوریٹ کی براہ راست اور شراکتی کوششوں سے 37,883 بچے اس وقت غیر رسمی تعلیم سے مستفید ہو رہے ہیں
- تمام غیر رسمی تعلیمی مراکز ڈائریکٹوریٹ کی نگرانی، مانیٹرنگ اور امتحانی نظام کے تحت ہیں
- کمیونٹی کی سطح پر قائم مقامی اساتذہ و مفت کتب اور مواد فراہم کرنا
- تمام زیر تعلیم بچوں کا ریکارڈ ڈیجیٹل ڈیٹا بیس میں محفوظ ہے
- ڈائریکٹوریٹ کا صوبائی سطح پر منظور 4 بڑے پروگراموں کے تحت مکمل نصاب تیار
- 2030 تک 34 اضلاع میں 2 لاکھ بچوں کا داخلہ پرائمری / مڈل اور مڈل ٹیک کے ذریعے یقینی بنانا
- 34 اضلاع میں (5000) غیر رسمی تعلیم مراکز کا قیام
- مقامی تعلیم یافتہ نوجوانوں کو غیر رسمی تعلیمی مراکز میں اساتذہ اور سہولت کار کے طور پر بھرتی اور تربیت دینا
- نظامت خواندگی اور غیر رسمی تعلیم کے ایکٹ کی منظوری

ڈائریکٹوریٹ آف لٹریسی اینڈ نان فارمل ایجوکیشن
حکومت بلوچستان

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت وزارت اطلاعات ونشریات حکومت پاکستان
ABC CERTIFIED
روزنامہ آئینہ کوئٹہ
Daily AAINA Quetta
قیمت 5 روپے
بانی: منصور الہدیٰ عباسی
ریذیڈنٹ ایڈیٹر نعیم اقبال خیل
چیف ایڈیٹر عامر امیر اعوان
ایڈیٹر فیصل کریم
03332831889 ❋ Daily.aaina94@gmail.com

چیف ایڈیٹر و پبلشر عامر امیر اعوان نے روزنامہ آئینہ کوئٹہ سہارا پرنٹرز پرائیویٹ لمیٹڈ سے چھپوا کر دفتر
13/28-9 پاکستان لائن کواری روڈ کوئٹہ سے شائع کیا

پنجاب میں سیاحت: تفریح سے معیشت تک ترقی کا نیا سفر

محمد عمل خان دانی

پنجاب کو اگر پاکستان کا زرعی، صنعتی اور تجارتی مرکز کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا، لیکن اس وسیع و زرخیز صوبے کی معاشی صلاحیت صرف زراعت، صنعت اور تجارت تک محدود نہیں۔ پنجاب کے پہاڑ، جھیلیں، جنگلات، تاریخی شہر، قدیم تہذیبی آثار، قلعے، عجائب گھر اور ثقافتی مراکز ایسی دولت ہیں جو طویل عرصے سے موجود ہونے کے باوجود اپنی حقیقی معاشی قدر کے اعتبار سے پوری طرح بروئے کار نہیں لائی جا سکی۔ اب صوبائی حکومت کی جانب سے سیاحت کو محض تفریحی سرگرمی کے بجائے ایک باقاعدہ معاشی شعبے کے طور پر ترقی دینے کے لیے بڑے پیمانے پر منصوبہ بندی اس سمت میں ایک اہم پیش رفت قرار دی جا سکتی ہے۔

پنجاب حکومت کی 2024ء سے 2026ء تک کی پیش رفت پر مبنی رپورٹ اس امر کی نشاندہی کرتی ہے کہ صوبے میں سیاحتی شعبے کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے 91 ترقیاتی منصوبے زیر تکمیل ہیں، جن کا مجموعی مالی حجم تقریباً 53 ارب روپے ہے۔ بظاہر یہ اعداد و شمار محض سرکاری سرمایہ کاری کا اظہار محسوس ہوتے ہیں، لیکن ان کے اندر ایک وسیع تر معاشی تصور پوشیدہ ہے۔ اگر سیاحوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے، نئی منزلیں آباد ہوتی ہیں، ہوٹل، ریسٹورنٹ، ٹرانسپورٹ، دستکاری، مقامی مصنوعات اور تفریحی سرگرمیاں فروغ پاتی ہیں تو اس کے اثرات براہ راست سرکاری منصوبوں سے کہیں آگے تک پہنچتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ سیاحت کو دنیا بھر میں معیشت کا اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔ ایک سیاح صرف کسی مقام کو دیکھنے نہیں آتا بلکہ سفر، رہائش، خوراک، خریداری، تفریح اور مقامی خدمات پر خرچ کرتا ہے۔ یوں سیاحت کے شعبے میں ہونے والی سرمایہ کاری کئی دوسرے شعبوں کے لیے بھی معاشی سرگرمی پیدا کرتی ہے۔ پنجاب میں اسی تصور کو عملی شکل دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ صوبے کے 172 سیاحتی اور ثقافتی مقامات کی ڈیجیٹل نقشہ بندی اور آٹھ مربوط سیاحتی سرکٹس کا قیام اس بات کی علامت ہے کہ اب سیاحت کو منتشر سرگرمی کے بجائے ایک مربوط صنعتی و معاشی نظام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

پنجاب کے سیاحتی نقشے میں پہاڑی علاقوں کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ مری اگرچہ پہلے ہی ملک کے معروف سیاحتی مراکز میں شمار ہوتا ہے، لیکن کوٹلی ستیاں، کلر کہار، دھرابی ڈیم، کھبیکی جھیل، چھانگا مانگا اور جلو جیسے مقامات بھی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان علاقوں کو بنیادی سہولیات، محفوظ سفری راستوں، معیاری رہائش، صاف ستھرے ماحول، جدید تفریحی سہولیات اور مناسب تشہیر سے جوڑا جائے۔ کوٹلی ستیاں چیئر لفٹ کے لیے 3.19 ارب روپے کی منظوری اور ٹینڈرنگ اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ گلیمپنگ پوڈ ولیج، ایڈونچر ٹریک، پیراگلائیڈنگ اور واٹر اسپورٹس جیسے منصوبے پنجاب کی روایتی سیاحت کو نئی نسل کی دلچسپیوں سے جوڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

دفاع پاکستان: سرحدوں کی حفاظت سے قومی اتحاد تک

ظفر خان والی

یوم دفاع پاکستان محض ایک تاریخی دن کی یاد نہیں بلکہ قومی شعور، اجتماعی عزم اور وطن سے وفاداری کی تجدید کا موقع ہے۔ 6 ستمبر ہر سال ہمیں اس حقیقت کی یاد دلاتا ہے کہ کسی بھی ملک کی اصل طاقت صرف اس کے اسلحے، میزائلوں، جنگی طیاروں یا دفاعی صلاحیتوں میں نہیں ہوتی بلکہ اس طاقت کا بنیادی سرچشمہ وہ قوم ہوتی ہے جو مشکل گھڑی میں اپنی صفوں کو متحد رکھتی ہے۔ 1965ء ▯ کی جنگ میں پاکستان نے جس قومی یکجہتی، جذب؟ ایثار اور بے مثال ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا، وہ ہماری تاریخ کا ایسا روشن باب ہے جس سے آج بھی رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ تاہم موجودہ حالات میں یوم دفاع کا اصل پیغام صرف ماضی کی کامیابیوں پر فخر کرنا نہیں بلکہ یہ سوچنا بھی ہے کہ ہم آج اپنے داخلی اتحاد، سیاسی استحکام، معاشی قوت اور قومی یکجہتی کو کس حد تک مضبوط بنا رہے ہیں۔ گزشتہ روز ملک بھر میں 61واں یوم دفاع قومی جوش و جذبے کے ساتھ منایا گیا۔ شہداء اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا، جامعات میں خصوصی نشستیں منعقد ہوئیں اور قومی سطح پر اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ وطن کی آزادی، خودمختاری اور سلامتی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔ صدر مملکت نے اپنے پیغام میں 1965ء کی جنگ کے ان عظیم سپوتوں کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے دشمن کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے۔ وزیراعظم شہباز شریف نے بھی اس دن کو مسلح افواج اور قوم کے بے مثال عزم، اتحاد اور قربانیوں کی یادگار قرار دیا۔

تجزیہ بی این پی یوم دفاع کی تقریبات کی اصل روح اس وقت اجاگر ہوتی ہے جب ہم شہداء ▯ کو صرف تقریروں اور رسمی تقریبات میں یاد کرنے کے بجائے ان کے چھوڑے ہوئے قومی کردار، نظم و ضبط، ایثار اور حب الوطنی کو اپنی اجتماعی زندگی کا حصہ بنائیں۔ کسی قوم کے لئے اس سے بڑا خراج عقیدت کوئی نہیں کہ وہ اپنے وطن کو مضبوط، مستحکم، خوشحال اور پرامن بنانے کے لئے عملی کردار ادا کرے۔

1965ء کا معرکہ اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ اس وقت پاکستان کو ایک بڑے عسکری چیلنج کا سامنا تھا، مگر قوم نے اپنی فوج کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر ثابت کیا کہ قومی اتحاد کسی بھی بیرونی طاقت کے مقابلے میں ایک مضبوط دفاعی حصار بن سکتا ہے۔ محاذ جنگ پر سپاہی اپنی ذمہ داری ادا کر رہے تھے تو شہروں، دیہات اور بازاروں میں عوام کا جذبہ بھی اپنی مثال آپ تھا۔ یہی اجتماعی کیفیت تھی جس نے جنگی حالات میں قوم کے حوصلے بلند رکھے۔ دفاعی قوت اور عوامی یکجہتی ایک دوسرے کے لئے تقویت کا باعث بنیں اور یہی وہ سبق ہے جسے آج کے پاکستان میں سب سے زیادہ اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

موجودہ دور کی جنگیں بھی صرف روایتی میدانوں تک محدود نہیں رہیں۔ دنیا ہائبرڈ وارفیئر، سائبر حملوں، جھوٹی اطلاعات، معاشی دباؤ، فکری انتشار اور سوشل میڈیا کے ذریعے رائے عامہ کو متاثر کرنے کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ وزیراعظم نے بھی موجودہ چیلنجز کے تناظر میں ہائبرڈ جنگ کی سازشوں کو ناکام بنانے کے لئے قومی اتحاد کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ یہ حقیقت نظرانداز نہیں کی جا سکتی کہ دشمن اگر کسی ملک کی سرحدوں کے اندر موجود اختلافات کو بڑھا دے، اداروں اور عوام کے درمیان بداعتمادی پیدا کردے اور سیاسی تقسیم کو انتہا تک پہنچا دے تو اس کے لئے بیرونی محاذ پر کامیابی حاصل کرنا نسبتاً آسان ہو سکتا ہے۔ *تجزیہ بی این پی آج پاکستان کے دفاع کا تصور صرف سرحدوں کی حفاظت تک محدود نہیں رہا۔ قومی دفاع میں مضبوط معیشت، معیاری تعلیم، جدید ٹیکنالوجی، مستحکم ادارے، قانون کی بالادستی، سماجی ہم آہنگی اور ذمہ دار سیاسی رویے بھی شامل ہیں۔

اگر ملک معاشی طور پر کمزور، سیاسی طور پر منقسم اور سماجی طور پر انتشار کا شکار ہو تو محض عسکری قوت قومی سلامتی کے تمام تقاضے پورے نہیں کر سکتی۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان کی مسلح افواج نے مختلف ادوار میں ملک کو درپیش سنگین خطرات کا سامنا کیا ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ سے لے کر سرحدی چیلنجز تک، فوج کے جوانوں اور افسران نے جانوں کی قربانیاں دی ہیں۔ شہداء ▯ کا لہو اس بات کا گواہ ہے کہ وطن کی سلامتی کی قیمت ہمیشہ انتہائی بھاری رہی ہے۔ چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی جانب سے بھی شہداء ▯ اور غازیوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ قوم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی دفاعی قوت کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرے، تاہم قومی سلامتی کے تقاضوں کو وسیع تر قومی مفاد، آئینی بالادستی اور اجتماعی ذمہ داری کے تناظر میں بھی سمجھا جائے۔

صدر مملکت اور وزیراعظم نے معرکہ حق اور آپریشن بنیان مرصوص کو بھی قومی دفاع کے تناظر میں اہم قرار دیا۔ ان کے مطابق ان کامیابیوں نے پاکستانی افواج کی پیشہ ورانہ مہارت، عزم اور بہادری کو نمایاں کیا۔ ان کامیابیوں کا ذکر قومی حوصلے کو بلند کرنے کے لئے اہم ہے، لیکن ان مواقع سے یہ سبق حاصل کرنا بھی ضروری ہے کہ کسی بھی دفاعی کامیابی کو دیرپا قومی قوت میں تبدیل کرنے کے لئے ملک کے اندر سیاسی، معاشی اور سماجی استحکام ناگزیر ہے۔ مسئلہ کشمیر کا ذکر بھی یوم دفاع کے پیغامات کا اہم حصہ رہا۔ پاکستانی قیادت نے واضح کیا کہ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ اور پائیدار حل کے بغیر جنوبی ایشیا میں دیرپا امن ممکن نہیں۔ خطے میں کشیدگی کا خاتمہ اسی وقت ممکن ہے جب تنازعات کو طاقت کے بجائے مذاکرات اور بین الاقوامی اصولوں کے مطابق حل کرنے کی سنجیدہ کوشش کی جائے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں امن، مکالمے اور باہمی احترام کو بنیادی اہمیت دینے کا عزم اس امر کی علامت ہے کہ مضبوط دفاع کے ساتھ سفارتی محاذ پر بھی فعال کردار ضروری ہے۔

تجزیہ بی این پی مضبوط دفاع اور پائیدار امن ایک دوسرے کی ضد نہیں بلکہ ایک دوسرے کے معاون ہیں۔ دفاعی طاقت کا مقصد جنگ کو فروغ دینا نہیں بلکہ ملک کی خودمختاری کا تحفظ، جارحیت کی حوصلہ شکنی اور امن کے لئے سازگار ماحول پیدا کرنا ہونا چاہئے۔ اسی طرح امن کی خواہش کا مطلب دفاعی کمزوری اختیار کرنا نہیں بلکہ قومی مفادات کے تحفظ کے ساتھ مذاکرات اور سفارت کاری کے راستے کھلے رکھنا ہے۔

تاہم یوم دفاع کے موقع پر ہمیں ایک تلخ حقیقت کا سامنا بھی کرنا چاہئے۔ آج ہماری داخلی سیاسی فضا میں اختلافات کی شدت، باہمی عدم برداشت اور سیاسی تقسیم نے قومی اتحاد کے تصور کو متاثر کیا ہے۔ سیاسی اختلاف جمہوریت کا لازمی حصہ ہے اور مختلف جماعتوں کا مختلف مؤقف رکھنا ایک فطری امر ہے، مگر اختلاف جب دشمنی، نفرت اور قومی مفاد پر جماعتی مفاد کی بالادستی میں تبدیل ہو جائے تو اس کے اثرات ریاستی استحکام پر مرتب ہوتے ہیں۔

1965ء ▯ میں سیاسی اختلافات اپنی جگہ موجود تھے، لیکن قومی سلامتی کے نازک مرحلے پر اجتماعی شعور نے اختلافات کو پس پشت ڈال دیا تھا۔ آج بھی یہی رویہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ سیاسی جماعتیں ایک دوسرے پر تنقید ضرور کریں، حکومت اور اپوزیشن اپنا اپنا مؤقف پیش کریں، لیکن ریاستی اداروں، آئین، قومی سلامتی اور ملکی مفادات کے معاملے میں ایک متفقہ قومی سوچ پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

وزیراعظم نے پاکستان کے سب سے بڑے چیلنجز میں جہالت، غربت اور پسماندگی کے خاتمے کو شامل کیا ہے۔

مہنگائی کا دباؤ، عوامی مشکلات اور حکومتی ذمہ داری

محمد ولی باران یار

پاکستان میں مہنگائی ایک مرتبہ پھر اس سطح کی طرف بڑھ رہی ہے جہاں محض اعداد و شمار کا بیان عوامی مشکلات کی حقیقی شدت کو بیان کرنے کے لیے ناکافی دکھائی دیتا ہے۔ ادارہ شماریات کی تازہ ہفتہ وار رپورٹ کے مطابق مہنگائی کی شرح میں 0.65 فیصد اضافہ ہوا اور یہ 8.35 فیصد تک پہنچ گئی۔ ایک ہی ہفتے کے دوران آٹا، گوشت، سبزیوں اور دیگر اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافے نے عام آدمی کے بجٹ کو مزید متاثر کیا ہے۔ سب سے تشویشناک امر یہ ہے کہ پیاز جیسی بنیادی ضرورت کی شے کی قیمت میں ایک ہفتے کے دوران 26 فیصد جبکہ سالانہ بنیادوں پر 162 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ یہ اعداد و شمار محض مارکیٹ میں قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کی نشاندہی نہیں کرتے بلکہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ گھریلو معیشت پر مہنگائی کا دباؤ مسلسل بڑھ رہا ہے۔

ماہانہ بنیادوں پر بھی صورتحال اطمینان بخش نہیں۔ اگست میں مہنگائی کی شرح 11.1 فیصد ریکارڈ کی گئی جو گزشتہ برس اگست کی 3.1 فیصد شرح کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ ہے جبکہ جولائی میں یہ شرح 9.2 فیصد تھی۔ گویا ایک طرف ہفتہ وار بنیادوں پر قیمتوں میں اضافہ جاری ہے اور دوسری طرف ماہانہ مہنگائی بھی دوہندسوں میں داخل ہو چکی ہے۔ یہ صورتحال حکومت کے لیے ایک واضح انتباہ ہے کہ مہنگائی کو محض عارضی یا موسمی مسئلہ سمجھنے کے بجائے اسے معاشی پالیسی کے مرکزی چیلنج کے طور پر لینا ہوگا۔

مہنگائی کی موجودہ لہر کے اسباب پر نظر ڈالی جائے تو پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں بنیادی عوامل میں نمایاں دکھائی دیتی ہیں۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں معیشت کا ایک بڑا حصہ درآمدی ایندھن، ٹرانسپورٹ اور توانائی کے نظام سے جڑا ہوا ہے، وہاں پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ تقریباً ہر شعبے کو متاثر کرتا ہے۔ خام مال کی ترسیل مہنگی ہوتی ہے، زرعی پیداوار منڈیوں تک پہنچانے کی لاگت بڑھتی ہے، صنعتی مصنوعات کی پیداواری لاگت میں اضافہ ہوتا ہے اور بالآخر اس کا بوجھ صارف پر منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح ایندھن کی قیمت میں معمولی اضافہ بھی روزمرہ استعمال کی متعدد اشیا کو مہنگا کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مہنگائی کے مسئلے کا حل صرف قیمتوں کی نگرانی یا پرائس کنٹرول کمیٹیوں کے اجلاسوں تک محدود نہیں رہ سکتا۔ اگر توانائی کی لاگت بلند رہے گی تو اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں مستقل استحکام پیدا کرنا ایک مشکل ہدف ہوگا۔

حکومت کو اس حقیقت کو اپنی اقتصادی حکمت عملی کا بنیادی حصہ بنانا ہوگا کہ توانائی سستی اور قابل اعتماد ہوگی تو صنعت، زراعت، تجارت اور ٹرانسپورٹ کے اخراجات میں کمی آئے گی، جس کے اثرات بالآخر عام صارف تک بھی پہنچیں گے۔ تاہم مہنگائی کی تمام ذمہ داری صرف پٹرولیم مصنوعات یا عالمی منڈی کے حالات پر ڈال دینا بھی مسئلے کا مکمل حل نہیں۔ ملکی منڈی میں ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، طلب و رسد میں عدم توازن، ترسیلی نظام کی کمزوریاں اور مارکیٹ نگرانی کا غیر مؤثر طریقہ کار بھی قیمتوں میں اضافے کے اہم عوامل ہیں۔

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی بھی شے کی قیمت میں اضافے کی خبر سامنے آتے ہی بعض عناصر مصنوعی قلت پیدا کرکے قیمت مزید بڑھا دیتے ہیں۔ اس عمل سے نہ صرف صارف متاثر ہوتا ہے بلکہ ایک غیر منظم اور غیر شفاف مارکیٹ کو بھی تقویت ملتی ہے۔ پیاز کی قیمت میں سالانہ بنیادوں پر 162 فیصد اضافہ اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ حکومت صرف اعداد و شمار جاری کرنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ اس غیر معمولی اضافے کی وجوہات بھی تلاش کرے۔ زرعی اجناس کی پیداوار، ذخیرہ، نقل و حمل اور منڈی تک رسائی کے پورے نظام کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

جدید حکمرانی، ٹیکنالوجی اور قومی سلامتی

سلامت خان درانی

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کے اے آئی انٹیلی جنس ہب کے افتتاح اور صوبائی حکومت کی جانب سے جدید ٹیکنالوجی کو گورننس، پولیسنگ اور جرائم کی روک تھام کا حصہ بنانے کے حوالے سے وزیر اطلاعات پنجاب عظمیٰ بخاری کا بیان ایک ایسے اہم پہلو کی طرف توجہ دلاتا ہے جسے محض سیاسی مخالفت یا بیان بازی کے تناظر میں دیکھنا مناسب نہیں۔ آج کی دنیا میں ریاستی نظم و نسق کا تصور تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ حکومتوں کی کارکردگی کا معیار صرف سڑکوں، پلوں، عمارتوں اور دیگر ترقیاتی منصوبوں تک محدود نہیں رہا بلکہ شہریوں کے تحفظ، جرائم کی پیشگی روک تھام، فوری معلومات کے حصول اور جدید ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال کو بھی اچھی حکمرانی کا بنیادی تقاضا سمجھا جاتا ہے۔

عظمیٰ بخاری نے وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی کے بیان پر ردعمل دیتے ہوئے واضح کیا کہ خارجہ امور اور بیرونی خطرات وفاقی حکومت کے دائر؟ اختیار میں آتے ہیں، جبکہ صوبائی حکومت کی بنیادی ذمہ داری گورننس اور داخلی سلامتی ہے۔ آئینی اور انتظامی اعتبار سے یہ تقسیم اپنی جگہ اہم ہے، تاہم اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ملک کی مجموعی سلامتی ایک مربوط قومی ذمہ داری ہے۔ وفاقی سطح پر خارجہ پالیسی، دفاع اور بیرونی خطرات سے نمٹنے کی حکمت عملی تشکیل پاتی ہے تو صوبائی سطح پر پولیس، انتظامیہ، انسداد دہشت گردی، شہری تحفظ اور جرائم کی روک تھام کے نظام کو مؤثر بنانا ناگزیر ہوتا ہے۔ اس لیے وفاق اور صوبوں کے درمیان اختیارات کی بحث کو سیاسی محاذ آرائی کے بجائے باہمی تعاون اور قومی مفاد کے زاویے سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔

مریم نواز حکومت کی جانب سے اے آئی انٹیلی جنس ہب، پولیس کی ٹیکنالوجی، سی ٹی ڈی کی استعداد، باڈی کیمز، تھرمل اور نائٹ ویژن کیمروں، جوائنٹ چیک پوسٹس اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی صلاحیت بڑھانے کے اقدامات کا بنیادی مقصد اگر شہریوں کو زیادہ محفوظ ماحول فراہم کرنا ہے تو اس سمت کو اصولی طور پر مسترد کرنے کے بجائے اس کے نتائج کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔ جدید ٹیکنالوجی کا اصل فائدہ اسی وقت سامنے آتا ہے جب اسے محض نمائش یا افتتاحی منصوبوں تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے روزمرہ حکمرانی، شفافیت، قانون کے یکساں نفاذ اور عوامی تحفظ کے مؤثر نظام سے جوڑا جائے۔

دنیا کے ترقی یافتہ معاشروں میں جرائم کے خلاف حکمت عملی کا ایک اہم حصہ پیشگی اطلاع اور پیش بینی پر مشتمل ہے۔ روایتی نظام میں جرم ہونے کے بعد پولیس حرکت میں آتی ہے، شواہد جمع کیے جاتے ہیں اور ملزم کی تلاش شروع ہوتی ہے۔ جدید نظام اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر ایسے ڈیٹا، نگرانی کے نظام اور تجزیاتی ٹولز استعمال کرتا ہے جن کی مدد سے ممکنہ خطرے کی بروقت نشاندہی کی جا سکے۔ اسی تصور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مریم نواز کا یہ مؤقف سامنے آیا ہے کہ جرم کے بعد کارروائی کافی نہیں بلکہ ٹیکنالوجی کے ذریعے جرم اور خطرے کی پیشگی شناخت کرکے اسے روکنا زیادہ مؤثر کامیابی ہے۔ یہ سوچ بلاشبہ جدید حکمرانی کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہے، مگر اس کے ساتھ ایک بنیادی شرط بھی وابستہ ہے: ٹیکنالوجی کا استعمال قانون اور شہری آزادیوں کے دائرے میں ہونا چاہیے۔ مصنوعی ذہانت، چہرہ شناسی، بائیومیٹرک نظام، کیمروں اور دیگر نگرانی کے ذرائع اگر مناسب قانونی نگرانی، ڈیٹا تحفظ اور شفاف طریقہ کار کے بغیر استعمال ہوں تو شہریوں کے بنیادی حقوق کے حوالے سے سوالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا جدید ٹیکنالوجی کو اپنانے کے ساتھ ساتھ شہریوں کے ڈیٹا کی حفاظت، غلط شناخت کی صورت میں داد رسی، معلومات کے محفوظ استعمال اور ادارہ جاتی احتساب کو بھی یقینی بنانا ہوگا۔ یہی وہ توازن ہے جو ایک جدید اور ذمہ دار ریاست کو محض ٹیکنالوجی استعمال کرنے والی حکومت سے ممتاز کرتا ہے۔

پاکستان جیسے ملک میں جہاں دہشت گردی، جرائم، اسمگلنگ، غیر قانونی سرگرمیوں اور شہری عدم تحفظ جیسے مسائل موجود ہیں، وہاں قانون نافذ کرنے والے اداروں کو جدید وسائل سے لیس کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ نے ثابت کیا ہے کہ صرف روایتی پولیسنگ اور انسانی وسائل ہمیشہ کافی نہیں ہوتے۔ بروقت اطلاعات، نگرانی کے جدید ذرائع، ڈیجیٹل فرانزک، انٹیلی جنس شیئرنگ، تھرمل امیجنگ، نائٹ ویژن اور ڈیٹا اینالیٹکس جیسے وسائل قانون نافذ کرنے والے اداروں کی استعداد میں نمایاں اضافہ کر سکتے ہیں۔ تاہم ٹیکنالوجی اپنی ذات میں کامیابی کی ضمانت نہیں؛ اصل کامیابی تربیت یافتہ اہلکاروں، مضبوط ادارہ جاتی نظم، درست معلومات اور فوری فیصلوں کے امتزاج سے حاصل ہوتی ہے۔

اس معاملے کا دوسرا اہم پہلو سیاسی بیان بازی سے بالاتر ہو کر قومی یکجہتی کا ہے۔ ملک میں وفاق اور صوبوں کے درمیان مختلف معاملات پر اختلافات معمول کی سیاسی زندگی کا حصہ ہیں، لیکن داخلی سلامتی ایسا شعبہ ہے جہاں سیاسی اختلاف کو قومی مفاد پر غالب نہیں آنا چاہیے۔ اگر پنجاب جدید پولیسنگ اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے جرائم کی روک تھام کے لیے سرمایہ کاری کر رہا ہے تو خیبر پختونخوا، سندھ اور بلوچستان سمیت دیگر صوبے بھی اپنی ضروریات کے مطابق ایسے اقدامات کریں اور وفاق ان کے ساتھ مطلوبہ تکنیکی و مالی تعاون کرے۔ اسی طرح صوبائی حکومتوں کو بھی قومی سلامتی کے وسیع تر نظام کے ساتھ مؤثر رابطہ رکھنا چاہیے۔

عظمیٰ بخاری کا یہ سوال بھی قابل غور ہے کہ اگر اے آئی، جدید پولیسنگ، سی ٹی ڈی اور سیکیورٹی ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری درست نہیں تو اس کا متبادل کیا ہے؟ یقیناً محض تنقید کسی حکومت کی پالیسی کا متبادل نہیں بن سکتی۔ سیاسی جماعتوں اور اپوزیشن کا حق ہے کہ وہ حکومتی منصوبوں پر سوال اٹھائیں، اخراجات، شفافیت اور کارکردگی کا احتساب کریں اور خامیوں کی نشاندہی کریں، لیکن اس تنقید کے ساتھ متبادل پالیسی بھی پیش ہونی چاہیے۔ جمہوری نظام میں تنقید اسی وقت مؤثر بنتی ہے جب وہ محض مخالفت کے بجائے بہتر راستہ بھی دکھائے۔

یوم دفاع پاکستان کے حوالے سے عظمیٰ بخاری کا پیغام بھی اسی قومی سلامتی کے وسیع تر تناظر سے جڑا ہوا ہے۔ چھ ستمبر 1965ء پاکستان کی تاریخ میں ایک اہم دن کی حیثیت رکھتا ہے، جب پاکستانی قوم نے اپنی مسلح افواج کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ جنگ ستمبر کے شہداء اور غازیوں کی قربانیاں قومی تاریخ کا اہم حصہ ہیں اور ان کی یاد ہمیں یہ احساس دلاتی ہے کہ کسی بھی ملک کی سلامتی صرف سرحدوں پر موجود فوج کی ذمہ داری نہیں بلکہ پوری قوم کے اتحاد، ذمہ داری اور اجتماعی شعور سے وابستہ ہوتی ہے۔

آج پاکستان کو درپیش سلامتی کے چیلنجز کی نوعیت ماضی کے مقابلے میں کہیں زیادہ پیچیدہ ہو چکی ہے۔ روایتی جنگ کے ساتھ دہشت گردی، سائبر خطرات، جعلی اطلاعات، جدید جرائم، منظم جرائم پیشہ گروہوں اور ٹیکنالوجی کے غلط استعمال جیسے چیلنجز بھی سامنے آ چکے ہیں۔ ایسے حالات میں قومی سلامتی کی حکمت عملی بھی جدید تقاضوں کے مطابق تشکیل دینا ہوگی۔ پولیسنگ کو جدید بنانا، انٹیلی جنس نظام کو مضبوط کرنا، نوجوان نسل کو ٹیکنالوجی کی مثبت تربیت دینا اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان رابطہ بڑھانا اسی قومی ضرورت کا حصہ ہے۔

اس تناظر میں سیاسی قیادت کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ حکومتوں کو چاہیے کہ وہ ایسے منصوبوں کو سیاسی تشہیر کے بجائے مستقل ادارہ جاتی نظام کا حصہ بنائیں۔ اے آئی ہب قائم کرنا ایک قدم ہے، لیکن اس کی کامیابی اس امر سے طے ہوگی کہ وہ عوامی تحفظ اور حکومتی کارکردگی میں حقیقی بہتری کس حد تک پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح جدید کیمرے نصب کرنا کافی نہیں، ان سے حاصل ہونے والی معلومات کا بروقت اور درست تجزیہ، متعلقہ اداروں تک ترسیل اور قانون کے مطابق کارروائی بھی ضروری ہے۔

اسلام آباد کا نیا انتظامی ماڈل: شہری مسائل کے حل کی طرف اہم قدم

محمد خان عمانی

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کو نئے انتظامی ماڈل میں ڈھالنے کی مجوزہ تجویز ملک میں انتظامی اصلاحات، اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور شہری حکومت کے تصور کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت قرار دی جا سکتی ہے۔ ملک میں نئے صوبوں اور انتظامی یونٹس کے قیام پر جاری بحث کے تناظر میں اسلام آباد کے لیے 27 رکنی اسمبلی، اپنے چیف ایگزیکٹو اور 27 انتظامی محکموں پر مشتمل نظام کی تجویز محض انتظامی نقشے میں تبدیلی نہیں بلکہ دارالحکومت کے شہریوں اور حکومتی اداروں کے درمیان تعلق کو ازسرنو مرتب کرنے کی کوشش بھی ہے۔ اگر اس منصوبے کو واضح آئینی، قانونی اور انتظامی بنیادوں پر نافذ کیا جاتا ہے تو اس کے ذریعے اسلام آباد کے دیرینہ شہری مسائل کے حل، مقامی سطح پر فیصلہ سازی اور عوامی نمائندگی کو مضبوط بنانے کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

مجوزہ ڈرافٹ کے مطابق اسلام آباد کی 27 رکنی اسمبلی قائم کی جائے گی، جس کے 21 ارکان براہ راست عوام کے ووٹ سے منتخب ہوں گے۔ خواتین کے لیے پانچ اور اقلیتوں کے لیے ایک نشست مختص کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس طرح مجموعی طور پر اسمبلی میں مختلف طبقات کی نمائندگی یقینی بنانے کی کوشش نظر آتی ہے۔ یہ امر اس لحاظ سے اہم ہے کہ دارالحکومت ہونے کے باوجود اسلام آباد کے شہریوں کو طویل عرصے سے ایسا جامع مقامی سیاسی و انتظامی نظام دستیاب نہیں رہا جس میں وہ براہ راست اپنے مسائل کے حل کے لیے منتخب نمائندوں کو جواب دہ بنا سکیں۔

تجزیہ بی این پی کے مطابق اسلام آباد کی موجودہ انتظامی ساخت میں مختلف اداروں کے درمیان اختیارات کی تقسیم اور ذمہ داریوں کی پیچیدگی عام شہری کے لیے ایک بنیادی مسئلہ رہی ہے۔ ایک سڑک کی تعمیر، پانی کی فراہمی، صفائی، صحت، تعلیم، ماحولیات یا شہری سہولت کے معاملے میں شہری کو یہ معلوم کرنا دشوار ہوتا ہے کہ کس ادارے سے رجوع کیا جائے اور کس افسر یا محکمے کو جواب دہ ٹھہرایا جائے۔ اگر مجوزہ نظام کے تحت شہری معاملات ایک منتخب مقامی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتے ہیں تو عوام کے لیے نہ صرف رسائی آسان ہوگی بلکہ سیاسی جواب دہی کا مؤثر نظام بھی تشکیل پا سکتا ہے۔

اسلام آباد کے چیف ایگزیکٹو کے لیے وزیراعلیٰ یا میئر کا عہدہ رکھنے کی تجویز بھی اس نئے انتظامی ماڈل کا اہم حصہ ہے۔ اس کے ساتھ چیف سیکرٹری اور چار سیکرٹریز کی تعیناتی کی سفارش کی گئی ہے، جو مختلف انتظامی شعبوں کی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔ صحت، تعلیم، ماحولیات اور شہری سہولیات جیسے بنیادی معاملات مقامی حکومت کے سپرد کرنے کی تجویز اس تصور کو تقویت دیتی ہے کہ جو مسائل شہری سطح پر پیدا ہوتے ہیں، ان کے حل کے اختیارات بھی زیادہ سے زیادہ اسی سطح پر ہونے چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام آباد صرف ایک وفاقی دارالحکومت نہیں بلکہ ایک تیزی سے پھیلتا ہوا شہر بھی ہے۔ آبادی میں اضافے، نئی رہائشی بستیوں کے قیام، ٹریفک کے بڑھتے ہوئے مسائل، پانی، صفائی، نکاسی آب، صحت، تعلیم، ماحولیات اور شہری منصوبہ بندی سے متعلق ضروریات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ایک ایسے شہر کے لیے جو ملک کا انتظامی اور سفارتی مرکز بھی ہو، شہری حکومت کا مضبوط اور بااختیار نظام وقت کی ضرورت محسوس ہوتا ہے۔ اگر مقامی حکومت کے پاس وسائل، اختیار اور فیصلہ سازی کی حقیقی طاقت موجود ہو تو چھوٹے سے چھوٹے شہری مسئلے کے لیے وفاقی سطح کے فیصلے کا انتظار کرنے کی ضرورت کم ہو سکتی ہے۔

مجوزہ نظام کا ایک قابل ذکر پہلو یہ ہے کہ قانون، امن و امان اور ماسٹر پلاننگ جیسے معاملات وفاق کے پاس رکھنے کی تجویز دی گئی ہے۔ اس تقسیم کو اصولی طور پر متوازن قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ اسلام آباد وفاقی دارالحکومت بھی ہے اور یہاں سفارتی مشنز، قومی ادارے اور ملک بھر سے متعلق وفاقی محکمے قائم ہیں۔ چنانچہ امن و امان اور دارالحکومت کی وسیع تر ماسٹر پلاننگ میں وفاقی کردار برقرار رہنا ناگزیر ہے۔ دوسری طرف روزمرہ شہری سہولتوں اور مقامی ترقی کے معاملات منتخب مقامی حکومت کو دینے سے انتظامی مرکزیت کم کی جا سکتی ہے۔

یہاں اصل کامیابی اختیارات کی محض کاغذی تقسیم میں نہیں بلکہ ان اختیارات کے مؤثر استعمال میں ہوگی۔ اگر ایک طرف مقامی حکومت قائم کر دی جائے لیکن مالی وسائل، انتظامی اختیارات اور فیصلہ سازی کی طاقت دوسرے اداروں کے پاس برقرار رہے تو نیا نظام بھی پرانے مسائل کا شکار ہو سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہوگا کہ مجوزہ انتظامی ماڈل میں ہر ادارے کے اختیارات واضح طور پر متعین کیے جائیں اور شہریوں کو یہ معلوم ہو کہ کس معاملے کی ذمہ داری کس ادارے پر عائد ہوتی ہے۔

خصوصاً کیپٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی سمیت مختلف اداروں کے اختیارات کی ازسرنو تقسیم نہایت حساس معاملہ ہوگا۔ سی ڈی اے نے دہائیوں تک اسلام آباد کی ترقی، زمین کے انتظام، تعمیراتی سرگرمیوں اور ماسٹر پلان سے متعلق اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگر اس کے تمام یا بیشتر اختیارات مقامی حکومت کو منتقل کیے جاتے ہیں تو اس منتقلی کا طریقہ کار واضح، مرحلہ وار اور شفاف ہونا چاہیے۔ اداروں کے درمیان اختیارات کے ٹکراؤ سے شہریوں کے لیے آسانی کے بجائے مزید پیچیدگیاں پیدا ہونے کا خدشہ بھی موجود رہے گا۔

تجزیہ بی این پی: کسی بھی انتظامی اصلاحات کی اصل کسوٹی یہ ہونی چاہیے کہ عام شہری کی زندگی میں کتنی بہتری آتی ہے۔ اسلام آباد کے رہائشی کو اگر بہتر ہسپتال، معیاری تعلیمی ادارے، صاف پانی، مؤثر صفائی کا نظام، بہتر سڑکیں، مناسب ٹریفک مینجمنٹ، محفوظ ماحول اور فوری شہری خدمات ملتی ہیں تو انتظامی تبدیلی بامعنی ثابت ہوگی۔ اسی طرح اگر سرکاری دفتر میں معمولی کام کے لیے شہری کو کئی اداروں کے چکر نہ لگانے پڑیں اور شکایت کا ازالہ مقررہ مدت میں ممکن ہو جائے تو یہ نئے نظام کی حقیقی کامیابی ہوگی۔

اس مجوزہ انتظامی ڈھانچے کا ایک اور مثبت پہلو انصاف تک رسائی کے حوالے سے پیدا ہونے والے امکانات ہیں۔ اگرچہ عدالتی نظام براہ راست مقامی حکومت کے تابع نہیں ہوگا، تاہم انتظامی شکایات، شہری سہولیات، تجاوزات، بلڈنگ قوانین، زمین سے متعلق بعض معاملات اور سرکاری خدمات کے حوالے سے مقامی سطح پر واضح ذمہ داری اور مؤثر شکایتی نظام شہریوں کو انصاف کے حصول میں عملی سہولت فراہم کر سکتا ہے۔ جب شہری کو یہ معلوم ہو کہ اس کے مسئلے کا ذمہ دار کون سا ادارہ ہے تو شکایت، اپیل اور قانونی چارہ جوئی کے راستے بھی زیادہ واضح ہو جاتے ہیں۔

تاہم یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ نیا انتظامی نظام اپنے ساتھ نئے چیلنجز بھی لا سکتا ہے۔ 27 رکنی اسمبلی اور متعدد انتظامی محکموں کے قیام سے اداروں کی تعداد اور انتظامی اخراجات بڑھ سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ نئی حکومت کا ڈھانچہ غیر ضروری بیوروکریسی کے بجائے مؤثر، مختصر اور نتیجہ خیز بنایا جائے۔

بقیہ 1

جماعت کے افراد کو لے جانے والی کوچ بلوچستان اور سندھ کی سرحدی پٹی کے قریب تھل کے علاقے سے گزر رہی تھی کہ اچانک حادثے کا شکار ہوگئی۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی مقامی انتظامیہ، پولیس اور امدادی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور کوچ میں پھنسے افراد کو نکالنے کا عمل شروع کر دیا گیا حادثہ اس قدر شدید تھا کہ اس کے نتیجے میں متعدد افراد موقع پر ہی جاں بحق یا شدید زخمی ہوئے۔ امدادی کارکنوں اور مقامی افراد نے اپنی مدد آپ کے تحت زخمیوں کو حادثے کا شکار کوچ سے نکال کر قریبی اسپتال منتقل کیا، جبکہ شدید زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کرنے کے لیے طبی مراکز منتقل کیا گیا حادثے کے بعد تھل اسپتال میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی اور اسپتال کے ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل اسٹاف اور دیگر عملے کو فوری طور پر طلب کر لیا گیا۔ اسپتال انتظامیہ نے زخمیوں کے علاج کے لیے ہنگامی بنیادوں پر انتظامات کیے، جبکہ شدید زخمیوں کی حالت کے پیش نظر انہیں مزید علاج کے لیے دیگر بڑے طبی مراکز منتقل کیے جانے کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے ذرائع کے مطابق حادثے میں زخمی ہونے والے بعض افراد کی حالت تشویشناک بتائی جارہی ہے، جس کے باعث ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ تاہم جاں بحق اور زخمی ہونے والے افراد کی حتمی تعداد اور شناخت کے حوالے سے متعلقہ حکام کی جانب سے مزید معلومات سامنے آنے کا انتظار ہے حادثے کے فوری بعد پولیس نے جائے وقوعہ کو گھیرے میں لے کر شواہد اکٹھے کرنے شروع کر دیئے، جبکہ حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے بھی تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ پولیس حکام کے مطابق ابتدائی طور پر حادثے کی وجوہات معلوم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جارہا ہے جاں بحق افراد کی لاشوں کو ضروری قانونی کارروائی اور شناخت کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے جاں بحق افراد کے لواحقین سے رابطے اور شناخت کے عمل کو بھی آگے بڑھایا جارہا ہے، جبکہ زخمیوں کے اہل خانہ کو بھی حادثے سے متعلق اطلاع فراہم کرنے کی کوششیں جاری ہیں حادثے کی اطلاع ملنے کے بعد علاقے کے لوگوں کی بڑی تعداد بھی جائے وقوعہ اور اسپتال پہنچ گئی۔ مقامی افراد نے امدادی کارروائیوں میں حصہ لیا اور زخمیوں کو اسپتال منتقل کرنے میں انتظامیہ اور امدادی ٹیموں کی مدد کی اسپتال ذرائع کے مطابق زخمیوں کو مختلف نوعیت کی چوٹیں آئی ہیں اور متعدد زخمیوں کو فوری طبی امداد فراہم کی جارہی ہے۔ ڈاکٹروں اور طبی عملے کی جانب سے زخمیوں کی جان بچانے کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جارہے ہیں حادثے کے باعث علاقے میں کچھ دیر کے لیے ٹریفک کی روانی بھی متاثر ہوئی، تاہم پولیس اور متعلقہ اداروں نے موقع پر پہنچ کر صورتحال کو کنٹرول کیا اور امدادی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ ٹریفک کی بحالی کے لیے اقدامات کیے واقعے کے بعد مقامی انتظامیہ نے اسپتال میں تمام ضروری طبی سہولیات اور ادویات کی دستیابی یقینی بنانے کی ہدایات جاری کی ہیں۔ ہنگامی صورتحال کے پیش نظر طبی عملے کو بھی الرٹ کر دیا گیا ہے تاکہ زخمیوں کو بروقت اور مناسب طبی امداد فراہم کی جاسکے دوسری جانب تبلیغی جماعت کے افراد کے حادثے کا شکار ہونے پر مذہبی و سماجی حلقوں میں بھی گہرے رنج و غم کا اظہار کیا جارہا ہے۔ شہریوں نے جاں بحق افراد کے لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی ہے انتظامیہ اور پولیس حکام کا کہنا ہے کہ حادثے کی مکمل وجوہات تحقیقات کے بعد سامنے آئیں گی۔ حادثے میں کوچ کو پہنچنے والے نقصان، سڑک کی صورتحال، ڈرائیور کی حالت اور دیگر ممکنہ عوامل کا بھی جائزہ لیا جارہا ہے حکام کے مطابق حادثے میں 12 افراد کے جاں بحق اور 20 سے زائد کے زخمی ہونے کی ابتدائی اطلاعات ہیں، تاہم زخمیوں کی حالت اور قانونی کارروائی مکمل ہونے کے بعد جانی نقصان کی حتمی تفصیلات جاری کی جائیں گی واقعے کے بعد تھل اور گردونواح میں افسوس کی فضا قائم ہے، جبکہ اسپتال میں جاں بحق افراد کے لواحقین اور زخمیوں کے عزیز و اقارب کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ انتظامیہ کی جانب سے متاثرہ خاندانوں کو ہر ممکن تعاون فراہم کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی جارہی ہے مزید اطلاعات اور سرکاری تفصیلات موصول ہونے پر حادثے میں جاں بحق اور زخمی ہونے والے افراد کی تعداد، شناخت اور حادثے کی وجوہات کے حوالے سے صورتحال مزید واضح ہوسکے گی۔

بقیہ 2

حوصلہ افزا اور قابل تحسین اقدام ہے۔ انہوں نے کہا کہ 19 سال کی عمر میں کاروبار شروع کرنے والی نوجوان بچیاں نہ صرف اپنے مستقبل کو محفوظ بنا رہی ہیں بلکہ ملکی معیشت میں بھی اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ خواتین کو معاشی طور پر خودمختار بنانا حقیقی معنوں میں ویمن ایمپاورمنٹ ہے، جبکہ تعلیم اور کاروباری صلاحیتوں سے آراستہ خواتین مستقبل کی بہتر نسل کی تربیت میں بھی اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ قائم مقام چیئرمین سینیٹ نے 2WINSY کیفے قائم کرنے والی جڑواں بہنوں کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کے والدین، بہن بھائیوں اور احباب کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے انہیں آگے بڑھنے اور اپنے نام بنانے کے لیے حوصلہ دیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ 2WINSY کیفے مستقبل میں مزید کامیابیاں حاصل کرے گا اور اس کی متعدد شاخیں قائم ہوں گی۔ سیدال خان ناصر نے کہا کہ پاکستان کی نصف سے زائد آبادی خواتین پر مشتمل ہے، اگر خواتین اسی جذبے کے ساتھ معاشی اور سماجی میدان میں اپنا کردار ادا کرتی رہیں تو پاکستان تیزی سے ترقی کرے گا۔ انہوں نے چھوٹے کاروبار، تجارت اور سرمایہ کاری کے فروغ کو ملکی معیشت کی مضبوطی کے لیے اہم قرار دیا۔

بقیہ 3

آپریشنل تیاری کو ہر سطح پر برقرار رکھے ہوئے ہے، کہ معرکہ حق کے دوران پاک فضائیہ کی شاندار کامیابی اس کی پیشہ ورانہ برتری، جنگی صلاحیت اور اعلیٰ آپریشنل استعداد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پیر کو ایئر ہیڈ کوارٹرز اسلام آباد میں منعقدہ یوم شہداء کی مرکزی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایئر چیف مارشل ظہیر احمد بابر سدھو نے شہدائے پاک فضائیہ کو بھرپور خراج عقیدت پیش کیا اور کہا کہ ان کی عظیم قربانیاں پاک فضائیہ کی شجاعت، پیشہ ورانہ مہارت اور دفاع وطن کے لیے غیر متزلزل عزم پر مبنی قابل فخر روایت کی بنیاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اسلاف کے کارنامے محض تاریخ کے اوراق کا حصہ نہیں بلکہ ایک زندہ ورثہ ہیں جو موجودہ نسل پر ایک گہری ذمہ داری عائد کرتے ہیں۔ سربراہ پاک فضائیہ نے کہا کہ ہمارے شہدا جرات، قربانی اور قومی عزم کی لازوال علامت ہیں۔ ان کی میراث ہمیں یہ یاد دلاتی ہے کہ وطن عزیز کا دفاع ایک مقدس امانت ہے، جسے ہم ثابت قدمی اور غیر متزلزل وابستگی کے ساتھ ہمیشہ نبھاتے رہیں گے۔ سربراہ پاک فضائیہ نے کہا کہ معرکہ حق کے دوران پاک فضائیہ کی شاندار کامیابی اس کی پیشہ ورانہ برتری، جنگی صلاحیت اور اعلیٰ آپریشنل استعداد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ایئر چیف نے اس امر پر زور دیا کہ قائداعظم محمد علی جناح کے سیکنڈ ٹو نن کے نظریے کی روشنی میں پاک فضائیہ کو عصر حاضر کی جنگی حکمت عملی اور ٹیکنالوجی میں ہمیشہ صف اول میں رہنا ہوگا۔ انہوں نے خلائی، سائبر اور برقی جنگی صلاحیتوں، مصنوعی ذہانت، جدید نوعیت کی خصوصی ٹیکنالوجیز اور مقامی سطح پر دفاعی صلاحیتوں کی ترقی کے ذریعے پاک فضائیہ کو مزید مضبوط بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ بعد ازاں سربراہ پاک فضائیہ نے یادگار شہدا پر پھولوں کی چادر چڑھائی اور پاک فضائیہ کے بہادر شہدا کی یاد میں فاتحہ خوانی کی۔

بقیہ 4

حکومت بھی کہہ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ چیز دنیا کے بہت سے دارالحکومتوں میں موجود ہے، بھارت میں دلی کی ایک الگ حکومت ہے، اس میں کوئی ہچکچاہٹ والی بات نہیں ہے، افغانستان میں چند صوبے ہوتے تھے، اب انہوں نے 34-35 صوبے بنالیے، اشرف غنی نے مجھ سے ملاقات میں کہا تھا کہ عوامی خدمت میں بہتری ہوئی ہے۔ خواجہ آصف نے کہا کہ پیپلز پارٹی سے متعلق میں کوئی قیاس آرائی نہیں کرسکتا، یہ ایک سینٹیمنٹل ایشو ہے، اس میں کہیں سے مخالفت نہیں ہونی چاہیے، یہ فیصلہ وفاق سمیت صوبوں کو مضبوط بنائے گا۔ وزیر دفاع نے کہا کہ صوبے کا لفظ لوگوں کو شاید کنفیوز کرتا ہے، انتظامی یونٹ لفظ استعمال کیا جائے تو بہتر ہوگا، بحیثیت جماعت اس پر کوئی بات ہوئی ہو تو اس کا مجھے علم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نے اس سے متعلق کوئی میٹنگ کی ہو تو اس کا مجھے علم نہیں، عوام کو ایسا ڈیلیوری سسٹم دینا چاہیے جس سے انہیں سب سے نچلے لیول کی امور میسر ہوں۔

بقیہ 5

فراموش باب ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایم ایم عالم نے چند لمحوں میں دشمن کے 5 طیاروں کو تباہ کر کے تاریخی کارنامہ انجام دیا۔ پاک فضائیہ کی اعلیٰ پیشہ ورانہ مہارت اور صلاحیتوں پر پوری قوم کو فخر ہے۔ محسن نقوی نے کہا کہ وطن عزیز کی فضائی سرحدوں کے پاسبان ہمہ وقت بیدار اور مستعد ہیں، جبکہ شہدا اور غازیوں نے اپنی قربانیوں سے وطن عزیز کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنایا ہے۔ وزیر داخلہ کے مطابق پاک فضائیہ کے افسران اور جوانوں کا جذبہ دفاع اور حب الوطنی قابل تقلید ہے۔ یوم فضائیہ ہمارے غازیوں اور شہدا کی لازوال قربانیوں کی یاد تازہ کرتا ہے اور قوم پاک فضائیہ کے ہیروز کی بے مثال قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔

بقیہ 6

عباس نے کہا کہ صوبوں کا وفاق پر اعتماد متاثر ہوا ہے، 26ویں اور 27ویں ترمیم کے باعث اتفاق نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ وفاقیت پر سوال اٹھ رہے ہیں، معاشی بحران، مہنگائی اور غربت بڑھ رہی ہے، پچاس فیصد آبادی غربت کی لکیر سے نیچے ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہذب معاشروں میں ایسی صورت میں نیا مینڈیٹ لیا جاتا ہے۔ سینیٹ میں اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ آپ خود کہہ رہے ہیں سسٹم ناکارہ ہو چکا ہے، پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومت 5 سال مکمل کرے گی، منصوبوں کا نقشہ بھی عجیب و غریب ہے، حکمران ملک سے باہر جا کر علاج کراتے ہیں۔ سینیٹر علامہ راجہ ناصر عباس نے کہا کہ پنڈ واقعہ کے متعلق کمیٹی کی کمپوزیشن درست کی جائے، قائم کی گئی کمیٹی سے نیک نیتی نظر نہیں آرہی، پنڈ واقعہ پر بچوں کے مرنے پر ان کو تکلیف محسوس ہوتی نظر نہیں آرہی۔ انہوں نے کہا کہ آپ صحت سمیت کسی معاملے میں سنجیدہ نہیں ہیں، بلدیاتی اداروں کو فنکشنل کر کے اختیار دیا جائے تو 90 فیصد مسئلے حل ہو جائیں، بلدیاتی انتخابات سے نئی قیادت پیدا ہوگی۔ کیا بلدیاتی نظام آئین کے خلاف ہے؟ بلدیاتی انتخابات کیوں نہیں کرا رہے، صوبوں کی تقسیم میں بھی پیسوں کا مسئلہ ہے، اپوزیشن لیڈر سینیٹ نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کے بیان پر حیرانی ہوتی ہے، یہ عقل کہاں سے لاتے ہیں۔ سینیٹر علامہ راجہ ناصر عباس نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب کا بیان جلتی آگ پر تیل پھینکنے جیسا ہے، وزیراعلیٰ پنجاب کا بیانیہ قابل مذمت ہے وہ بیان واپس لیں۔ انہوں نے کہا سوال یہ ہے کہ کیا کابینہ نے نئے صوبے بنانے کا فیصلہ کیا ہے؟ (ن) لیگ کی پارٹی پالیسی بھی خاموش ہے، کیا پنجاب اسمبلی، بلوچستان اسمبلی نے بل منظور کیا ہے کہ صوبے بنائے جائیں۔

بقیہ 7

شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردوں کو ہر اس شخص سے نفرت ہے جو بلوچ عوام کی خدمت، فلاح و بہبود اور مسائل کے حل کے لیے عملی کردار ادا کرتا ہے اپنے آپ کو بلوچ روایات کا کہنے والوں نے چادر و چار دیواری کی پامالی کرتے ہوئے گھر میں گھس کر میر عبدالرحمان لانگو کو نشانہ بنایا جو بلوچ نہیں بلکہ ہندوستان اور افغانستان کی روایات ہے ان خیالات اظہار انہوں نے اپنے مذمتی بیان میں کیا انہوں نے کہا کہ شہید میر عبدالرحمان لانگو ایک دیانتدار، مخلص، سماجی کارکن اور عوام دوست شخصیت تھے، وہ صبح و شام عوام کے درمیان موجود رہتے اور غریب و مستحق افراد کے مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے تھے شہید نے بطور چیئرمین یونین کونسل عوامی خدمت کو اپنا فرض سمجھا اور علاقے کے لوگوں کے مسائل کے حل کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ بلوچستان عوامی پارٹی کی حکومت کے دور میں بھی انہوں نے نوشکی کے بے روزگار بلوچ نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور انہیں سرکاری ملازمتیں دلوانے میں اہم کردار ادا کیا، جس سے علاقے کے سینکڑوں خاندان مستفید ہوئے دہشت گرد عناصر ان تمام لوگوں کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں جو بلوچ عوام کے ساتھ کھڑے ہیں انہوں نے کہا کہ نام نہاد عناصر اپنے آپ کو بلوچ روایات کہنے والوں نے میر عبدالرحمان لانگو کو خواتین اور بچوں کے سامنے گھر کے اندر نشانہ بنا کر شہید کیا جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے ان عناصر کا بلوچ روایات سے دور دور تک تعلق نہیں بلکہ یہ ہندوستان اور افغانستان کی روایات ضرور ہے انہوں نے شہید میر عبدالرحمان لانگو کے اہل خانہ اور لواحقین سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شہید میر عبدالرحمان لانگو کی عوامی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، جبکہ ان کے قاتلوں کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔

بقیہ 8

اکثر انہیں اور آس پاس کے دیگر کسانوں کو وقت پر کٹائی کرنے سے روک دیتیں جس کے نتیجے میں تیار گندم کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچتا تھا تاہم اس سال، ریاض حسین نے درست اور بروقت موسمی انتباہات کی بدولت، کامیابی کے ساتھ تیز بارشوں کے متعدد ادوار سے فصلوں کو بچایا جس سے ان کے نقصانات نمایاں طور پر کم ہوئے، یہ مستحکم فصل "مازو" سسٹم کے بغیر ممکن نہیں ہے، جو چین میں تیار اور پاکستان میں نافذ کئے جانے والا اے آئی سے چلنے والا ذہین موسمی پیش گوئی کرنے والا سسٹم ہے۔ "مازو" سسٹم ایک ذہین موسمیاتی سروس پلیٹ فارم ہے جسے چین نے اقوام متحدہ کی جانب سے پیش کردہ "سب کے لیے ابتدائی انتباہ" کی تجویز پر تیار کیا ہے، یہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے موسمیاتی، سیٹلائٹ اور جغرافیائی ڈیٹا کو یکجا کرتا ہے اور ترقی پذیر ممالک کو ان کے پیچیدہ موسمی حالات کے مطابق مفت اور اعلیٰ درستگی کے ساتھ آفات کی ابتدائی انتباہی خدمات فراہم کرتا ہے۔ 2025 میں، چینی اور پاکستانی موسمیاتی ٹیموں نے مشترکہ طور پر پاکستان میں تیز بارش اور برفانی جھیلوں سے اچانک پانی کے اخراج جیسی زیادہ پیش آنے والی آفات کے لیے موسم کی پیش گوئی کا مقامی ورژن تیار کیا۔ اسی سال اکتوبر میں، اسے باضابطہ طور پر پاکستان کے محکمہ موسمیات کے آپریشنل سسٹم میں ضم کر کے ملک بھر میں معمول کے آپریشنز میں شامل کیا گیا اور پاکستان کے موسمی انتباہات میں موجود دیرینہ خامیوں کو دور کیا گیا۔ اس کے نفاذ کے بعد سے، اس نظام کی اعلیٰ کارکردگی کو پاکستان میں پیشہ ورانہ شخصیات نے بہت سراہا۔ پاکستان کے محکمہ موسمیات کے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر فارق بشیر نے ایک میڈیا انٹرویو میں کہا کہ ماضی میں پاکستان میں پیشین گوئی کے لیے متعدد ذرائع سے بکھرے ہوئے ڈیٹا کے انضمام کی ضرورت تھی، جو کہ وقت طلب اور محنت طلب کام تھا تاہم "مازو" سسٹم کے مربوط ڈیٹا اور ذہین تجزیے سے پیشین گوئیوں کی کارکردگی اور درستگی میں بہت بہتری آئی ہے اور یہ مقامی موسمی پیش گوئی کرنے والوں کے لیے ایک بنیادی آلہ بن گیا ہے۔ 2026 کے مون سون سیزن کے دوران، اس نظام نے زیادہ بارشوں کے متعدد ادوار کی درست پیشین گوئی کی، جس سے صوبہ پنجاب کے بنیادی اناج پیدا کرنے والے علاقوں میں کسانوں کی رہنمائی کی گئی کہ وہ اپنی فصلوں کی بروقت کٹائی کریں۔ اس کے ساتھ ہی، اس نے صوبہ بلوچستان کے ضلع نصیر آباد اور شمال میں برفانی آفات کا شکار اہم علاقوں کے لیے سیلاب اور برفانی جھیل سے پانی کے اخراج کی وارننگ فراہم کی، مقامی لوگوں کو قبل از وقت انخلا میں مدد فراہم کی اور موثر طریقے سے ان کی جان و مال کی حفاظت کی۔ چین نے نظام کے مقامی آپریٹرز اور دیکھ بھال پر مامور پاکستانی عملے کے لیے باقاعدہ تکنیکی تربیت کا بھی اہتمام کیا، جس سے حقیقی معنوں میں ٹیکنالوجی کی منتقلی اور مشترکہ صلاحیت سازی کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ فی الحال "مازو" سسٹم کو دنیا کے 7 ممالک میں نصب کیا گیا ہے، اور 40 سے زائد ممالک اس تک رسائی اور اشتراک کر سکتے ہیں۔ اس وقت دنیا بھر میں شدید موسمی واقعات تواتر کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں، لیکن موسمیاتی آفات سے بچاؤ کے وسائل کی تقسیم شدید طور پر غیر متوازن ہے۔ اعلیٰ درجے کی موسمیاتی وارننگ پر مبنی ٹیکنالوجیز پر زیادہ تر چند ممالک کی اجارہ داری ہے، اور تکنیکی رکاوٹیں اور زیادہ اخراجات انہیں بہت سے ترقی پذیر ممالک کے لیے ناقابل استعمال بنائے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی موسمیاتی تعاون کے متعدد انیشی ایٹوز پیش کئے جا چکے ہیں، لیکن ان میں سے زیادہ تر صرف کاغذ پر ہی محدود ہیں اور انہیں عام لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے عملی نتائج میں تبدیل کرنا مشکل ہے۔ اضافی شرائط کے ساتھ کچھ بین الاقوامی تعاون کے برعکس، چین پاکستان تعاون ہمیشہ لوگوں کے ذریعہ معاش سے جڑا رہا ہے اور یہ تعاون عملی اور خالص ہے۔ اکتوبر 2023 میں، چین-پاکستان ارتھ سائنس ریسرچ سینٹر کا باضابطہ طور پر افتتاح کیا گیا، جس میں دونوں فریق لینڈ سلائیڈنگ اور گلیشیئر سے متعلق آفات پر مشترکہ تحقیقات اور باصلاحیت افراد کی تربیت کر رہے ہیں۔ اسی سال، چائنا پاکستان ویٹ مالیکیولر بریڈنگ جوائنٹ لیبارٹری کا آغاز کیا گیا تاکہ پاکستان کے مقامی حالات کے مطابق بیماریوں کے خلاف مزاحمت اور زیادہ پیداوار والی گندم کی اقسام کو مشترکہ طور پر تیار کیا جا سکے اور مقامی غذائی تحفظ میں مدد فراہم کی جا سکے۔ مئی 2024 میں گوادر میں چائنا پاکستان فرینڈ شپ ہسپتال نے کام شروع کیا، جس سے مقامی لوگوں کو سستی جامع طبی خدمات فراہم کی گئیں۔ مئی 2026 میں، چائنا پاکستان ارتھ سائنس ریسرچ سینٹر اور پاکستان کے محکمہ جیولوجیکل سروے نے ارضیاتی آفات کے خطرے کی تشخیص میں تعاون کو مزید گہرا کرنے کے لیے ایک نئے معاہدے پر دستخط کیے۔ "مازو" موسمیاتی ابتدائی وارننگ سسٹم کی مشترکہ تحقیق اور ترقی اور ٹیلنٹس کی تربیت کے علاوہ، جو اکتوبر 2025 میں شروع کی جا چکی تھی، جیولوجیکل ڈیزاسٹر ریسرچ، زرعی افزائش، طبی خدمات سے لے کر موسمیاتی آفات سے بچاؤ تک تعاون کا یہ سلسلہ، مقامی لوگوں کے ذریعہ معاش سے گہرا تعلق رکھتا ہے اور اس پر کسی قسم کی سیاسی شرائط نہیں ہیں۔ بلاشبہ یہ لوگوں کے ذریعہ معاش کے میدان میں گلوبل ڈویلپمنٹ انیشی ایٹو اور گلوبل سیکیورٹی انیشی ایٹو کا ایک عملی نمونہ ہے۔ سرحد پار موسمیاتی ابتدائی انتباہ کے لئے یہ نظام چین کے بطور ایک بڑے ملک بیرونی دنیا کے ساتھ تعاون میں اپنی دوستی اور ذمہ داری کو ظاہر کرتا ہے، سب کے لیے ابتدائی انتباہ کے حوالے سے اقوام متحدہ کے عظیم وژن کی تکمیل کے لیے عملی منصوبوں اور ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ جغرافیائی سیاسی تقسیم اور بڑھتی ہوئی تکنیکی رکاوٹوں کے دور میں، چین گلوبل ساؤتھ ممالک کو موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کے لیے تعاون کے ایک ایسے ماڈل کے ذریعے ٹھوس مدد فراہم کر رہا ہے جو جامع ٹیکنالوجی کے اشتراک اور لوگوں کے ذریعہ معاش کو ترجیح دینے پر مبنی ہے۔ مازو سسٹم، جو پہاڑوں اور سمندروں کو عبور کرتا ہے، حقیقی کثیرالجہتی کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اس سسٹم کی طرح گروہی تصادم سے کنارہ کشی، باہمی فائدے اور مشترکہ کامیابی پر اصرار، اور مشترکہ تعاون کے ذریعے عالمی حکمرانی کے مسائل کا حل تلاش کیا جانا موجودہ وقت کی انتہائی ضرورت ہے تاکہ اس ہنگامہ خیز اور منتشر دنیا کو پائیدار اور پرعزم مثبت توانائی فراہم کی جاسکے۔

بقیہ 9

(ایکو سسٹم) کو پیش کیا گیا اور اہم سرمایہ کاری، شراکت داری اور بین الاقوامی توجہ حاصل کی گئی۔ دورے کے دوران، وفاقی وزیر نے ٹیک ڈیسٹی نیشن پاکستان پاویلین کا افتتاح کیا "ہم نے ایک ڈیجیٹل قوم کیسے بنائی" کے عنوان سے کلیدی خطاب کیا اور کانفرنس کے موقع پر اہم دوطرفہ ملاقاتیں کیں۔ وزیر آئی ٹی نے الجزائر، بارباڈوس، ایسواتینی اور سیریا کے وزراء کے ساتھ ڈیجیٹل کوآپریشن آرگنائزیشن (ڈی سی او) کی سیکرٹری جنرل محترمہ دیمہ الیحییٰ کے ہمراہ "ترقی کا نظم و ضبط، AI کے دور میں انسان دوست ڈیجیٹل معیشتوں کی تعمیر" کے عنوان سے پینل مباحثے میں بھی شرکت کی۔ اپنے کلیدی خطاب میں وفاقی وزیر نے وزیر اعظم محمد شہباز شریف کے وژن اور اسپیشل انویسٹمنٹ سہولت کونسل کی معاونت کے تحت پاکستان کے ڈیجیٹل تبدیلی کے سفر کو اجاگر کیا۔ انہوں نے "ڈیجیٹل نیشن پاکستان ایکٹ" کنیکٹیویٹی میں کی جانے والی بڑی سرمایہ کاری بشمول خطے کی سب سے بڑی 5G اسپیکٹرم نیلامی، اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لیے کی جانے والی اصلاحات پر روشنی ڈالی۔ کانفرنس کے دوران وفاقی وزیر نے متعدد اعلیٰ سطحی دوطرفہ ملاقاتیں کیں جن میں سعودی عرب کے مواصلات و انفارمیشن ٹیکنالوجی کے وزیر عبداللہ السواحہ، الجزائر کے وزیر برائے نالج اکانومی، اسٹارٹ اپس و مائیکرو انٹرپرائز ڈاکٹر نورالدین واداح، جنوبی کوریا کے وزیر برائے سائنس و آئی سی ٹی بائے کیونگ ہون، ڈیجیٹل کوآپریشن آرگنائزیشن کی سیکرٹری جنرل محترمہ دیمہ الیحییٰ، نیشنل ٹیکنالوجی ڈویلپمنٹ پروگرام کے سی ای او ابراہیم نیاز، سعودی ڈیٹا اینڈ آرٹیفیشل انٹیلی جنس اتھارٹی کے صدر عبداللہ بن شرف الغامدی، نیشنل سائبر سیکیورٹی اتھارٹی کے گورنر انجینئر ماجد بن محمد المزیاد، گو ٹیل کام کے سی ای او جناب یحییٰ صالح المنصور، موزن کے سی ای او ڈاکٹر محمد الحسین، اور منشآت کے ڈپٹی گورنر سعود خالد المصیان شامل ہیں۔ اس دورے کے دوران پاکستان کی وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی کمیونیکیشن اور سعودی عرب کی نیشنل سائبر سیکیورٹی اتھارٹی (این سی اے) کے درمیان ایک مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے گئے جس کا مقصد ابھرتے ہوئے سائبر خطرات سے نمٹنے کے لیے مہارت اور بہترین حکمت عملیوں کے تبادلے کے ذریعے دوطرفہ سائبر سیکیورٹی تعاون کو مضبوط بنانا ہے۔ وفاقی وزیر نے ٹیک ڈیسٹی نیشن پاکستان پاویلین کا باضابطہ افتتاح بھی کیا جس میں 25 اسٹارٹ اپس اور 50 سے زائد معروف پاکستانی ٹیکنالوجی کمپنیوں نے مصنوعی ذہانت (اے آئی)، آٹومیشن اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے شعبوں میں اپنے تیار کردہ حل پیش کیے۔ لیپ 2026 میں پاکستان کی شرکت کا مقصد بی ٹو بی شراکت داریوں کو فروغ دینا، بین الاقوامی سرمایہ کاری کو راغب کرنا اور ملکی ٹیکنالوجی کے شعبے کے لیے عالمی مارکیٹ تک رسائی کو وسعت دینا تھا۔ اس کانفرنس سے پاکستانی اسٹارٹ اپس کو ٹھوس اور مثبت نتائج حاصل ہوئے۔ آفس بلنواے آئی نے خطے بھر میں اپنے اے آئی سے لیس بزنس آٹومیشن پلیٹ فارم کو وسعت دینے کیلئے سعودی عرب کے معروف ٹیکنالوجی ایکو سسٹم "ظہران ٹیکنو ویلی" کے ساتھ انکیوبیشن پارٹنرشپ کا معاہدہ کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آرامکو اور سابک جیسی کمپنیوں کو خدمات فراہم کرنے والی سعودی ٹیکنالوجی کمپنی "ایم آئی ایس عربیہ" کے ساتھ بھی ایک معاہدہ طے پایا۔ وزارت آئی ٹی کے ادارے اگنائیٹ کے تعاون سے چلنے والے اسٹارٹ اپ "ایڈورٹی" نے اپنی بین الاقوامی توسیع اور اپنے اے آئی تعلیم کے پلیٹ فارم کو وسعت دینے کے لیے لیپ 2026 میں "ریڈیو گروپ" سے 400,000 امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کی۔ اس کے علاوہ، برج اسٹارٹ پاکستان، اگنائیٹ اور ایسٹرو لیبس کے ذریعے وزارت آئی ٹی کی سرپرستی میں منعقدہ 12 ہفتوں کے ایکسلریٹر پروگرام "ایسٹرو لیبس لیپ" کے پہلے بیچ (01 Cohort) سے آٹھ پاکستانی اسٹارٹ اپس کامیابی سے فارغ التحصیل ہوئے۔

بقیہ 10

اور جاں بحق ہونے والے شخص کی لاش کو فوری طور پر سول ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ ابتدائی کارروائی کے بعد پولیس نے واقعے کی مزید تفتیش شروع کر دی ہے تاکہ موت کے اصل حقائق کا سراغ لگایا جاسکے۔

بقیہ 11

اقدامات کا جائزہ لینے کیلئے منعقدہ اجلاس سے اظہار خیال کر رہے تھے۔ وزارت خزانہ کی جانب سے جاری بیان کے مطابق پیر کو ہونے والے اجلاس میں یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن کی بندش کے عمل میں اب تک ہونے والی پیش رفت کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ بریفنگ میں منظور شدہ ملازمین کے سیورنس پیکیج پر عملدرآمد، تصدیق شدہ وینڈر واجبات کی ادائیگی، سٹاک کی واپسی اور تلفی جبکہ اثاثوں اور املاک کے انتظام سے متعلق اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ملازمین کو ادائیگیوں اور تصدیق شدہ واجبات کی ادائیگی کے معاملے میں نمایاں پیش رفت ہو چکی ہے اور اس مقصد کے لیے ضروری آڈٹ اور تصدیقی نظام بھی وضع کر دیئے گئے ہیں۔ ملازمین اور دیگر متعلقہ کلیمز کی درست شناخت اور تصدیق یقینی بنانے کے لیے بائیو میٹرک تصدیق اور معاون دستاویزات سمیت مختلف اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ وینڈرز کے واجبات کی ادائیگی میں بھی خاطر خواہ پیش رفت ہوئی ہے۔ تصدیق شدہ کلیمز کی جانچ پڑتال مکمل کرکے ادائیگیاں کی جا چکی ہیں۔ اجلاس میں یوٹیلیٹی سٹورز کی بندش کے بعد باقی ماندہ سٹاک کی صورتحال کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ برانڈڈ اور دیگر اشیائے خورونوش کی بڑی مقدار واپس کی جا چکی ہے یا مقررہ طریقہ کار کے تحت تلف کر دی گئی ہے جبکہ باقی ماندہ سٹاک کو بھی ضابطے کے مطابق نمٹانے کا عمل جاری ہے۔ اجلاس میں ریکس اور دیگر منقولہ اثاثوں کی نیلامی کے حوالے سے پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ آئی ٹی آلات اور گاڑیوں کی صورتحال بھی زیر غور آئی اور بتایا گیا کہ ان کے تصرف یا منتقلی کے لیے آڈٹ اور تصدیق عمل جاری ہے۔ اجلاس میں یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن کے اثاثوں کی نیلامی یا منتقلی کے لیے مناسب انتظامات کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ وفاقی وزیر خزانہ نے یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن سے متعلق زیر سماعت مقدمات کا بھی نوٹس لیا اور ان مقدمات کو نمٹانے اور قانونی معاملات کو موثر انداز میں دیکھنے کے لیے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے ہدایت کی کہ کارپوریشن کی بندش کے عمل کے ساتھ ساتھ تمام قانونی، مالی اور انتظامی تقاضے بھی پورے کیے جائیں۔ اجلاس میں پاسکو کی بندش کے عمل میں ہونے والی پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا جس میں موجود سٹاک کی صورتحال اور باقی ماندہ امور کی تکمیل کے لیے کیے جانے والے انتظامات شامل تھے۔ اجلاس میں مختلف صوبوں میں موجود پاسکو کے سٹاک سے متعلق امور پر بھی زیر غور آئے۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ متعلقہ صوبوں کی ضروریات اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سٹاک کی منتقلی کے لیے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ وزیر خزانہ نے صوبائی حکام کے ساتھ قریبی رابطہ اور موثر تعاون کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ان معاملات کی وجہ سے دونوں اداروں کی مجموعی بندش کا عمل تاخیر کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ سینیٹر محمد اورنگزیب نے بندش کے عمل میں پیش رفت کی رفتار برقرار رکھنے اور باقی ماندہ کام کو واضح ذمہ داریوں اور قابل عمل مدت کے تعین کے ساتھ مربوط انداز میں مکمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مقصد یہ ہونا چاہیے کہ دونوں اداروں کی بندش کے عمل کو منطقی انجام تک پہنچایا جائے جبکہ سرکاری وسائل کا تحفظ اور ہر مرحلے پر شفافیت یقینی بنائی جائے۔ اجلاس میں وفاقی سیکرٹری وزارت قومی غذائی تحفظ و تحقیق، وفاقی سیکرٹری وزارت صنعت و پیداوار، پاسکو اور یوٹیلیٹی سٹورز کارپوریشن کے نمائندوں سمیت متعلقہ وزارتوں اور ڈویژنز کے سینئر حکام نے شرکت کی۔

بقیہ 12

میں تیار گندم کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچتا تھا۔ تاہم، اس سال، ریاض حسین نے درست اور بروقت موسمی انتباہات کی بدولت، کامیابی کے ساتھ تیز بارشوں کے متعدد ادوار سے فصلوں کو بچایا، جس سے ان کے نقصانات نمایاں طور پر کم ہوئے۔ یہ مستحکم فصل "مازو" سسٹم کے بغیر ممکن نہیں ہے، جو چین میں تیار اور پاکستان میں نافذ کئے جانے والا اے آئی سے چلنے والا ذہین موسمی پیش گوئی کرنے والا سسٹم ہے۔ "مازو" سسٹم ایک ذہین موسمیاتی سروس پلیٹ فارم ہے جسے چین نے اقوام متحدہ کی جانب سے پیش کردہ "سب کے لیے ابتدائی انتباہ" کی تجویز پر تیار کیا ہے۔ یہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے موسمیاتی، سیٹلائٹ اور جغرافیائی ڈیٹا کو یکجا کرتا ہے اور ترقی پذیر ممالک کو ان کے پیچیدہ موسمی حالات کے مطابق مفت اور اعلیٰ درستگی کے ساتھ آفات کی ابتدائی انتباہی خدمات فراہم کرتا ہے۔ 2025 میں، چینی اور پاکستانی موسمیاتی ٹیموں نے مشترکہ طور پر پاکستان میں تیز بارش اور برفانی جھیلوں سے اچانک پانی کے اخراج جیسی زیادہ پیش آنے والی آفات کے لیے موسم کی پیش گوئی کا مقامی ورژن تیار کیا۔ اسی سال اکتوبر میں، اسے باضابطہ طور پر پاکستان کے محکمہ موسمیات کے آپریشنل سسٹم میں ضم کر کے ملک بھر میں معمول کے آپریشنز میں شامل کیا گیا اور پاکستان کے موسمی انتباہات میں موجود دیرینہ خامیوں کو دور کیا گیا۔ اس کے نفاذ کے بعد سے، اس نظام کی اعلیٰ کارکردگی کو پاکستان میں پیشہ ورانہ شخصیات نے بہت سراہا۔ پاکستان کے محکمہ موسمیات کے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر فارق بشیر نے ایک میڈیا انٹرویو میں کہا کہ ماضی میں پاکستان میں پیشین گوئی کے لیے متعدد ذرائع سے بکھرے ہوئے ڈیٹا کے انضمام کی ضرورت تھی، جو کہ وقت طلب اور محنت طلب کام تھا۔ تاہم "مازو" سسٹم کے مربوط ڈیٹا اور ذہین تجزیے سے پیشین گوئیوں کی کارکردگی اور درستگی میں بہت بہتری آئی ہے اور یہ مقامی موسمی پیش گوئی کرنے والوں کے لیے ایک بنیادی آلہ بن گیا ہے۔ 2026 کے مون سون سیزن کے دوران، اس نظام نے زیادہ بارشوں کے متعدد ادوار کی درست پیشین گوئی کی، جس سے صوبہ پنجاب کے بنیادی اناج پیدا کرنے والے علاقوں میں کسانوں کی رہنمائی کی گئی کہ وہ اپنی فصلوں کی بروقت کٹائی کریں۔ اس کے ساتھ ہی، اس نے صوبہ بلوچستان کے ضلع نصیر آباد اور شمال میں برفانی آفات کا شکار اہم علاقوں کے لیے سیلاب اور برفانی جھیل سے پانی کے اخراج کی وارننگ فراہم کی، مقامی لوگوں کو قبل از وقت انخلا میں مدد فراہم کی اور موثر طریقے سے ان کی جان و مال کی حفاظت کی۔ چین نے نظام کے مقامی آپریٹرز اور دیکھ بھال پر مامور پاکستانی عملے کے لیے باقاعدہ تکنیکی تربیت کا بھی اہتمام کیا، جس سے حقیقی معنوں میں ٹیکنالوجی کی منتقلی اور مشترکہ صلاحیت سازی کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ فی الحال "مازو" سسٹم کو دنیا کے 7 ممالک میں نصب کیا گیا ہے، اور 40 سے زائد ممالک اس تک رسائی اور اشتراک کر سکتے ہیں، اس وقت دنیا بھر میں شدید موسمی واقعات تواتر کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں، لیکن موسمیاتی آفات سے بچاؤ کے وسائل کی تقسیم شدید طور پر غیر متوازن ہے۔ اعلیٰ درجے کی موسمیاتی وارننگ پر مبنی ٹیکنالوجیز پر زیادہ تر چند ممالک کی اجارہ داری ہے، اور تکنیکی رکاوٹیں اور زیادہ اخراجات انہیں بہت سے ترقی پذیر ممالک کے لیے ناقابل استعمال بنائے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی موسمیاتی تعاون کے متعدد انیشی ایٹوز پیش کئے جا چکے ہیں، لیکن ان میں سے زیادہ تر صرف کاغذ پر ہی محدود ہیں اور انہیں عام لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے عملی نتائج میں تبدیل کرنا مشکل ہے۔ اضافی شرائط کے ساتھ کچھ بین الاقوامی تعاون کے برعکس، چین پاکستان تعاون ہمیشہ لوگوں کے ذریعہ معاش سے جڑا رہا ہے اور یہ تعاون عملی اور خالص ہے۔ اکتوبر 2023 میں، چین-پاکستان ارتھ سائنس ریسرچ سینٹر کا باضابطہ طور پر افتتاح کیا گیا، جس میں دونوں فریق لینڈ سلائیڈنگ اور گلیشیئر سے متعلق آفات پر مشترکہ تحقیقات اور باصلاحیت افراد کی تربیت کر رہے ہیں۔ اسی سال، چائنا پاکستان ویٹ مالیکیولر بریڈنگ جوائنٹ لیبارٹری کا آغاز کیا گیا تاکہ پاکستان کے مقامی حالات کے مطابق بیماریوں کے خلاف مزاحمت اور زیادہ پیداوار والی گندم کی اقسام کو مشترکہ طور پر تیار کیا جا سکے اور مقامی غذائی تحفظ میں مدد فراہم کی جا سکے۔ مئی 2024 میں، گوادر میں چائنا پاکستان فرینڈ شپ ہسپتال نے کام شروع کیا، جس سے مقامی لوگوں کو سستی جامع طبی خدمات فراہم کی گئیں۔ مئی 2026 میں، چائنا پاکستان ارتھ سائنس ریسرچ سینٹر اور پاکستان کے محکمہ جیولوجیکل سروے نے ارضیاتی آفات کے خطرے کی تشخیص میں تعاون کو مزید گہرا کرنے کے لیے ایک نئے معاہدے پر دستخط کیے۔ "مازو" موسمیاتی ابتدائی وارننگ سسٹم کی مشترکہ تحقیق اور ترقی اور ٹیلنٹس کی تربیت کے علاوہ، جو اکتوبر 2025 میں شروع کی جا چکی تھی، جیولوجیکل ڈیزاسٹر ریسرچ، زرعی افزائش، طبی خدمات سے لے کر موسمیاتی آفات سے بچاؤ تک تعاون کا یہ سلسلہ، مقامی لوگوں کے ذریعہ معاش سے گہرا تعلق رکھتا ہے اور اس پر کسی قسم کی سیاسی شرائط نہیں ہیں۔ بلاشبہ یہ لوگوں کے ذریعہ معاش کے میدان میں گلوبل ڈویلپمنٹ انیشی ایٹو اور گلوبل سیکیورٹی انیشی ایٹو کا ایک عملی نمونہ ہے۔ سرحد پار موسمیاتی ابتدائی انتباہ کے لئے یہ نظام چین کے بطور ایک بڑے ملک بیرونی دنیا کے ساتھ تعاون میں اپنی دوستی اور ذمہ داری کو ظاہر کرتا ہے۔ "سب کے لیے ابتدائی انتباہ" کے لیے اقوام متحدہ کے عظیم وژن کی تکمیل کے لیے عملی منصوبوں اور ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ جغرافیائی سیاسی تقسیم اور بڑھتی ہوئی تکنیکی رکاوٹوں کے دور میں، چین گلوبل ساؤتھ ممالک کو موسمیاتی خطرات سے نمٹنے کے لیے تعاون کے ایک ایسے ماڈل کے ذریعے ٹھوس مدد فراہم کر رہا ہے جو جامع ٹیکنالوجی کے اشتراک اور لوگوں کے ذریعہ معاش کو ترجیح دینے پر مبنی ہے۔ مازو سسٹم، جو پہاڑوں اور سمندروں کو عبور کرتا ہے، حقیقی کثیرالجہتی کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے۔ اس سسٹم کی طرح گروہی تصادم سے کنارہ کشی، باہمی فائدے اور مشترکہ کامیابی پر اصرار، اور مشترکہ تعاون کے ذریعے عالمی حکمرانی کے مسائل کا حل تلاش کیا جانا موجودہ وقت کی انتہائی ضرورت ہے تاکہ اس ہنگامہ خیز اور منتشر دنیا کو پائیدار اور پرعزم مثبت توانائی فراہم کی جاسکے۔

بقیہ 13

تین ہفتوں پر مشتمل یہ تربیتی پروگرام بی ہانگ یونیورسٹی اور ایشین سیمولیشن فیڈریشن کے زیر اہتمام منعقد ہوا، جس کے مختلف مراحل بیجنگ اور ہانگ ژو میں جاری رہے۔ گوادر پرو کے مطابق پروگرام میں کلاس روم تدریس، تکنیکی تبادلہ خیال، تحقیقی اداروں اور ٹیکنالوجی کمپنیوں کے دورے شامل تھے۔ تربیت کے دوران ریلی ایبلٹی اسیسمنٹ، غیر تباہ کن جانچ، سسٹم انجینئرنگ، دیکھ بھال، خودکار نظام اور آلات کی صحت و کارکردگی کے انتظام سمیت مختلف شعبوں کا احاطہ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق ریلی ایبلٹی انجینئرنگ اور اس کے عملی استعمال کے تناظر میں جدید ٹیکنالوجیز، جن میں ڈیجیٹل ٹوئنز اور بڑے لسانی ماڈلز (LLMs) شامل ہیں، پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق تربیتی پروگرام کے دوران پاکستانی شرکا نے ہانگ ژو میں ہک وژن کے ہیڈ کوارٹرز، یونٹری روبوٹکس اور تیان موشان لیبارٹری کا دورہ کیا۔ ان دوروں کے دوران شرکا کو ذہین نظام، روبوٹکس اور بغیر پائلٹ فضائی گاڑیوں سمیت مختلف شعبوں میں ریلی ایبلٹی ڈیزائن، جانچ اور معیار کے انتظام کے حوالے سے معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ASIASIM کے سیکرٹری جنرل اور بی ہانگ یونیورسٹی کے پروفیسر ونگ جنگ لونگ نے کہا کہ یہ تربیتی پروگرام بی ہانگ یونیورسٹی اور ایسکام کے درمیان مستقبل میں مزید روابط کے لیے ایک نئے آغاز کا باعث بن سکتا ہے۔ ایسکام کے زیر تربیت ماہرین کی نمائندگی کرتے ہوئے عمر فاروق نے تربیتی پروگرام کے انتظامات اور چینی منتظمین کی جانب سے فراہم کردہ تعاون کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی شرکا نے تربیت کے دوران عملی تجربہ حاصل کیا اور انہیں کلاسز کے ساتھ ساتھ موقع پر ہونے والے تکنیکی تبادلہ خیال سے بھی بھرپور فائدہ پہنچا۔ گوادر پرو کے مطابق اس تربیتی پروگرام نے دونوں ممالک کے درمیان تکنیکی اور علمی روابط کے لیے ایک موثر پلیٹ فارم فراہم کیا، جس کے ذریعے پاکستانی شرکا کو چینی جامعات، تحقیقی اداروں اور ٹیکنالوجی کمپنیوں کے تجربات اور مہارتوں سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔

بقیہ 14

جسے کمیٹی نے منظور کر لیا۔ سینیٹر سرمد علی نے کہا کہ گھریلو ملازمین کو تنخواہ نہیں ملتی، تشدد بھی ہوتا ہے، بل کے تحت گھریلو ملازمین پر ظلم کرنے پر جرمانہ عائد کیا جائے، کم از کم جرمانہ ہونے سے ایک رکاوٹ یا ڈر ہوگا۔ اس پر چیئرمین کمیٹی فیصل سلیم رحمان نے کہا کہ اسی قسم کا قانون اسلام آباد میں پہلے سے موجود ہے، پہلے سے موجود قوانین اور اس کا ایک تقابلی چارٹ آئندہ اجلاس میں پیش کریں۔ اس پر وزیر مملکت داخلہ طلال چوہدری نے کہا کہ ہر کہانی کے دو رخ ہوتے ہیں، گھریلو ملازمین کی شکایت پر جرمانے ہونے لگے تو مسائل ہوں گے، فیصل آباد میں پوش جگہ پر مافیا ہیں، یہ پولیس کو 2، 2 ہزار دے کر مالکان کے خلاف مقدمات درج کراتے ہیں، یہ سرمد صاحب سے زیادتی ہے، خواتین کے سارے بل منظور کر لیے اور ان کا عجز کر دیا۔ طلال چوہدری کے موقف پر سینیٹر ثمینہ زہری نے کہا کہ مافیا کون ہے کون نہیں یہ شناخت کرنا آپ کا کام ہے، بلوچستان میں مالکان نے ملازمین کے پورے خاندان کو کنویں میں لٹکا دیا تھا، اس ملک کا کچھ نہیں بنتا، یہاں کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ چیئرمین کمیٹی فیصل سلیم رحمان نے کہا کہ اس پر صوبوں کی رائے لے لیتے ہیں، ابھی 4 صوبوں سے رائے لینے کی بات کر رہے ہیں پھر پتا نہیں کتنوں سے لینا پڑے گی۔ سینیٹر سرمد علی نے کہا کہ بل پر ووٹنگ کرالیں، ووٹنگ کے بعد کمیٹی نے متفقہ طور پر بل منظور کر لیا۔

بقیہ 15

بہادر سپوتوں کی قربانیوں اور خدمات کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے وطن کے دفاع کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے 1965ء کی جنگ میں پاک بحریہ کی کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپریشن دوارکا پاک بحریہ کی تاریخ کا ایک درخشاں باب ہے، جس میں دشمن کی اہم ساحلی تنصیبات اور ریڈار اسٹیشن کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ اس جنگ کے دوران آبدوز غازی نے بحری محاذ پر اپنی آپریشنل ذمہ داریاں موثر انداز میں انجام دیتے ہوئے دشمن کی بحری نقل و حرکت کو محدود کیے رکھا۔ اسپیکر قومی اسمبلی نے کہا کہ معرکہ حق کے دوران بھی پاک بحریہ نے ملکی سمندری حدود کے تحفظ اور قومی دفاع کے لیے اپنی ذمہ داریاں بھرپور انداز میں انجام دیں۔ انہوں نے کہا کہ چیف آف نیول اسٹاف ایڈمرل نوید اشرف کی قیادت میں پاک بحریہ نے پیشہ ورانہ مہارت، عزم اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملکی دفاع اور سلامتی کے تحفظ میں بھرپور کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ افواج پاکستان کی مشترکہ پیشہ ورانہ صلاحیت، باہمی تعاون اور قومی جذبے نے ثابت کیا کہ پاکستان اپنی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے دفاع کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ اسپیکر سردار ایاز صادق نے کہا کہ پاکستان کی معیشت، تجارت اور تزویراتی سلامتی میں سمندری راستوں کی بنیادی اہمیت کے پیش نظر پاک بحریہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ پاک بحریہ ملک کی سمندری حدود اور قومی خودمختاری کے تحفظ کے لیے قابل تحسین خدمات انجام دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم پاک بحریہ کے شہداء، غازیوں اور بہادر جوانوں کو سلام پیش کرتی ہے اور ان کی قربانیوں اور خدمات کو ہمیشہ قدر و احترام کی نگاہ سے یاد رکھے گی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے شہداء کے درجات کی بلندی اور پاکستان کو امن، سلامتی اور ترقی و خوشحالی عطا فرمانے کی دعا کی۔ ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی نے یوم بحریہ کے موقع پر پاک بحریہ کے شہداء و غازیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ 1965ء کی جنگ میں پاک بحریہ کے بہادر سپوتوں نے جرات، پیشہ ورانہ مہارت اور قومی جذبے کی لازوال داستانیں رقم کیں۔ انہوں نے کہا کہ آپریشن دوارکا پاک بحریہ کی تاریخ کا ایک یادگار باب ہے، جس نے دشمن کے خلاف ہماری بحری قوت کی صلاحیت اور عزم کو نمایاں کیا۔ انہوں نے کہا کہ یوم بحریہ ہمیں اپنے قومی ہیروز کی قربانیوں کو یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اس عزم کی تجدید کا موقع فراہم کرتا ہے کہ پاکستان کی خودمختاری، سلامتی اور قومی مفادات کے تحفظ کے لیے ہم متحد رہیں گے۔ ڈپٹی اسپیکر نے کہا کہ معرکہ حق کے دوران بھی پاک بحریہ نے ملکی سمندری حدود کے دفاع اور قومی سلامتی کے تحفظ میں موثر کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ پاک بحریہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں نے ایک بار پھر ثابت کیا کہ پاکستان کی مسلح افواج وطن کے دفاع کے لیے ہر چیلنج کا مقابلہ کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہداء اور غازیوں کی قربانیاں قوم کے لیے باعث فخر ہیں۔ قوم اپنے شہداء کی خدمات و قربانیوں کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی نے اللہ تعالیٰ سے شہداء کے درجات کی بلندی اور پاکستان کو امن، سلامتی اور استحکام عطا فرمانے کی دعا کی۔

بقیہ 16

تھے۔ ایڈووکیٹ جنرل خیبر پختونخوا نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وکلا کی کار پارکنگ کا مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ لا یونیورسٹی کے لیے بھی کوششیں جاری ہیں اور اس سال ان شا اللہ لا یونیورسٹی قائم ہو جائے گی۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ خیبر پختونخوا حکومت کے پاس محدود مالی وسائل ہیں۔ ساتویں این ایف سی کے بعد کوئی این ایف سی نہیں ہوا، اگر خیبر پختونخوا حکومت کو این ایف سی میں اپنا حصہ مل جائے تو کئی مسائل حل ہو جائیں گے۔ انہوں نے پشاور ہائیکورٹ سے درخواست کی کہ این ایف سی ایوارڈ سے متعلق درخواست سماعت کے لیے مقرر کی جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ این ایف سی میں صوبے کا حصہ ملنے سے متعدد مسائل کے حل میں مدد ملے گی۔ چیف جسٹس پشاور ہائیکورٹ جسٹس ایس ایم عتیق شاہ نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مردان میں گواہوں کے پیش ہونے کی شرح 96 فیصد رہی، عدالتوں کو ڈیجیٹل سسٹم میں تبدیل کیا گیا اور ڈیجیٹل ریکارڈ مینجمنٹ بھی متعارف کرایا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پشاور ہائیکورٹ کے ہیومن رائٹس سیل میں ایک ہزار 79 درخواستیں موصول ہوئیں، پشاور، ایبٹ آباد، بنوں اور سوات میں 7 ماڈل ڈویژن عدالتیں قائم کی گئی ہیں۔ جسٹس ایس ایم عتیق شاہ نے کہا کہ عدالتوں کے لیے اے ڈی پی میں بجٹ الاٹمنٹ 2 ارب روپے سے بڑھا کر 6 ارب روپے کر دی گئی ہے۔ جی ٹی وی کے مطابق چیف جسٹس نے بتایا کہ خیبر پختونخوا میں عدالت کا ایک دن کا خرچہ 12 کروڑ روپے ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک دن عدالتوں کے بائیکاٹ سے 12 کروڑ روپے عوام کے ضائع ہوتے ہیں۔ چیف جسٹس پشاور ہائی کورٹ کا کہنا تھا کہ جن لوگوں کے پاس دوائی کے پیسے نہیں، ان کے ٹیکس پر عدالتیں چلتی ہیں، اس لیے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ غریب عوام کو انصاف فراہم کریں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ عدالتی سال میں 38 ہزار کیسز نمٹا دیے گئے۔ گزشتہ عدالتی سال میں ہزاروں کیسز کی التوا ختم کر دی گئی، جس سے عدالتی امور میں پیش رفت ہوئی۔

بقیہ 17

قومی اسمبلی بابر نواز نے کیس پر بریفنگ دی، پولیس کی جانب سے تحقیقات میں کوتاہی کا بھی انکشاف کیا۔ انہوں نے کہا آیت نور کے والدین نے بتایا کہ وہ پہلے 2 دن پولیس کو یہ ثابت کرتے رہے کہ وہ میاں بیوی ہیں، خاتون ڈی ایس پی ہری پور نے آیت نور کی والدہ کو کہا تم نے بچی کو مارا ہے، والد سے پولیس نے زبردستی 164 کا بیان لیا۔ رکن قومی اسمبلی بابر نواز نے کہا آیت نور کی بازیابی کیلئے احتجاج ہوا تو معاملے کو کچھ سنجیدگی سے لیا گیا، آیت نور کی لاش 15 ویں دن ملی اور رپورٹ کے مطابق 7 دن پرانی تھی، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بچی ایک کنویں میں 5 دن زندہ پڑی رہی، لاش ملنے کے بعد گورنر اور وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا فوری پہنچے۔ رکن قومی اسمبلی بابر نواز نے بریفنگ میں بتایا کہ 15 دن بعد 3 بچوں کو گرفتار کیا گیا، جن 3 ملزمان کو پولیس نے آیت نور کیس میں گرفتار کیا کچھ پتا نہیں وہ کیسے نامزد ہیں؟ 11 سال کا جو بچہ آیت نور کو گھر سے لیکر نکلا اس نے کب یہ کہا 3 لڑکے تھے جن کے حوالے کیا؟ بابر نواز نے کمیٹی کو بتایا کہ کیس کی وہی افسران تحقیق کر رہے ہیں جو غفلت کے مرتکب ہوئے، اب تک کی پولیس رپورٹ ردی کی ٹوکری میں ڈالنے کے قابل ہے، بچوں میں کسی کے پاس موبائل نہیں تھا اور پولیس کہتی ہے جیوفینسنگ سے گرفتاریاں کیں۔ رکن کمیٹی شمشیر علی مزاری نے کہا کیس میں پولیس کی کوتاہی پر بھی مکمل تحقیقات ہونی لازمی ہیں۔

بقیہ 18

راہی اور ان کے فرزند شہریار شاہوانی کی جانب سے ان کا نہایت پرتپاک، پرخلوص اور والہانہ استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر نوابزادہ میر احمد نواز زہری اور نور احمد راہی کے درمیان انتہائی خوشگوار، دوستانہ اور محبت بھرے ماحول میں ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے دوران مختلف سماجی، قبائلی، ثقافتی اور علاقائی امور سمیت باہمی دلچسپی کے متعدد موضوعات پر تفصیلی گفتگو اور تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں شخصیات نے معاشرے میں بھائی چارے، باہمی احترام، محبت، رواداری اور مثبت اقدار کے فروغ کی اہمیت پر بھی گفتگو کی۔ اس موقع پر ماہنامہ ستارہ شان کوئٹہ کے چیف ایڈیٹر نور احمد راہی نے نوابزادہ میر احمد نواز زہری کی اپنی رہائش گاہ پر تشریف آوری پر دلی مسرت اور تشکر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نوابزادہ میر احمد نواز زہری کا دل کی گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میرے غریب خانے پر تشریف لا کر مجھے جس محبت، عزت اور شرف سے نوازا، اس پر میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ ان کی یہ شفقت، خلوص اور محبت میرے لیے باعث عزت اور قابل فخر ہے۔ ملاقات کا ماحول انتہائی خوشگوار اور پرخلوص رہا، جہاں باہمی محبت، احترام اور خیر سگالی کے جذبات نمایاں تھے۔ اس موقع پر نور احمد راہی کے فرزند شہریار شاہوانی بھی موجود تھے، جنہوں نے نوابزادہ میر احمد نواز زہری سے ملاقات کی اور ان کی تشریف آوری کو اپنے لیے باعث مسرت قرار دیا۔ بعد ازاں نوابزادہ میر احمد نواز زہری کے اعزاز میں عشائیے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ عشائیے کے دوران بھی خوشگوار اور دوستانہ گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ ملاقات محبت، خلوص، باہمی احترام اور بلوچستان کی شاندار قبائلی و سماجی روایات کی ایک خوبصورت مثال بن کر سامنے آئی۔

بقیہ 19

کمیٹی قائم کر دی جبکہ پولیس کی جانب سے مریضہ کی بیٹیوں اور رشتہ داروں کے خلاف مقدمہ درج کرایا گیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق زرینہ وزیر محمد نے اپنی بہن اور بھائی کے ہمراہ نرس ستارہ سلیم پر حملہ کیا، گالی گلوچ اور دھمکیوں کے بعد نرس کو گھسیٹ کر کمرے میں لے جا کر تشدد کیا اور کپڑے پھاڑ کر اتارنے کی کوشش کی۔ ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے انکوائری کمیٹی قائم کر دی، ای ڈی نے نرسنگ اسٹاف کو دادرسی کرنے کی یقین دہانی کروا دی۔ ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے ڈاکٹر مصباح درانی، ڈاکٹر عبدالمالک اور ڈاکٹر عبدالسلام پر مشتمل انکوائری کمیٹی قائم کر دی۔ دوسری جانب، تھانہ وارث خان پولیس نے بدسلوکی میں ملوث مریضہ کی بیٹیوں اور رشتہ داروں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا، مقدمہ اسٹاف نرس ستارہ سلیم کی مدعیت میں درج کیا گیا۔ مدعیہ کے مطابق ایمرجنسی میں مریضوں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ مریضہ زرین بی بی کے ساتھ ان کی تین بیٹیاں تھیں جنہیں ایمرجنسی سے باہر جانے کا کہا لیکن وہ غصے میں آگئیں اور بدتمیزی کرتے ہوئے گلوگیر ہوگئیں۔ نرس ستارہ سلیم کے مطابق مریضہ کی بیٹیاں مجھے کھینچ کر مردانہ وارڈ کی جانب لے گئیں، وہاں ان کے ساتھ دو مرد بھی آگئے اور سب نے مارنا شروع کر دیا، خواتین نے میرے کپڑے پھاڑ دیے اور اتارنے کی بھی کوشش کی۔ مدعیہ نے بتایا کہ منت سماجت پر بھی دھمکیاں دیتی رہیں کہ ہم پیسے والے لوگ ہیں، تمہیں نوکری سے فارغ کر دیں گے۔ خواتین اور نامعلوم مردوں نے مارا پیٹا اور سخت زیادتی کی لہٰذا قانونی کارروائی کی جائے۔ پولیس کے مطابق مقدمہ درج کر لیا گیا اور ملزمان کی گرفتاری کے لیے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ واقعے کے بعد تمام اسٹاف نرسز نے احتجاجاً کام چھوڑتے ہوئے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ نرسز کا مطالبہ ہے کہ اسپتال اسٹاف کے تحفظ کو یقینی بنائے ورنہ کام نہیں کریں گے۔ احتجاج کے باعث ہسپتال کی ایمرجنسی اور دیگر وارڈز اسٹاف نرسز سے خالی رہے، اسٹاف نرسز کے احتجاج کے باعث مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ہسپتال انتظامیہ نے نرسز کو مکمل تعاون کی یقین دہانی کرواتے ہوئے احتجاج ختم کرنے کی اپیل کی جس کے بعد نرسنگ اسٹاف نے احتجاج ختم کرنے سے انکار کیا۔ سی ایس پی وارث خان عابد خان اور ایس ایچ او راجا تصدق موقع پر پہنچے اور مذاکرات کر کے یقین دہانی کروائی کہ انہیں درخواست دی جائے، مقدمہ درج کر کے ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا جس پر مظاہرین نے پرامن انداز میں احتجاج ختم کیا۔

بقیہ 20

کہا ہے کہ عوام کو ریلیف نہ ملا تو احتجاجی دھرنوں کا دائرہ مزید وسیع کیا جائے گا۔ پنجاب اسمبلی کے سامنے دھرنے کے مقام پر پریس کانفرنس کرتے ہوئے حافظ نعیم الرحمن نے کہا کہ جماعت اسلامی کے دھرنوں کا آج 23 واں روز ہے۔ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ تحریک کا حصہ بن رہے ہیں۔ ان کے بقول دھرنوں سے عوام میں اپنے حقوق کے حوالے سے شعور پیدا ہوا ہے۔ جماعت اسلامی عوام کی ترجمانی کر رہی ہے۔ مزید دریافت کریں انہوں نے کہا کہ جماعت اسلامی کا بنیادی مطالبہ واضح ہے کہ پیٹرولیم لیوی ختم کی جائے۔ عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمت 92 سے 97 ڈالر فی بیرل کے درمیان ہے، اس کے باوجود حکومت کی جانب سے پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ عوام پر بوجھ ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ عام آدمی، بالخصوص موٹر سائیکل سوار، بھاری لیوی اور ٹیکس ادا کر رہا ہے۔ حافظ نعیم الرحمن نے دعویٰ کیا کہ حکومت نے مقررہ ہدف سے زیادہ پیٹرولیم لیوی وصول کی، جبکہ گزشتہ 4 برس میں ایف بی آر میں 5 ہزار ارب روپے سے زائد کی کرپشن ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ پیٹرولیم لیوی اور اضافی ٹیکس عوام کو کسی صورت منظور نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ حکومت اور جماعت اسلامی کی تکنیکی کمیٹیوں کا پہلا اجلاس آج ہوگا۔ جماعت اسلامی کی کمیٹی ماہرین پر مشتمل ہے اور حکومت سے بھی توقع ہے کہ وہ مذاکرات کے لیے متعلقہ شعبوں کے ماہر افراد کو نامزد کرے گی۔ مذاکرات میں پیش رفت نہ ہوئی تو احتجاجی دھرنوں کا سلسلہ مزید بڑھایا جائے گا۔ امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ احتجاج کے 3 آپشنز موجود ہیں، جن میں پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن، اسلام آباد کی جانب لانگ مارچ اور اس سے قبل ٹرین مارچ شامل ہیں۔ انہوں نے کارکنوں کو تیار رہنے اور بڑے پیمانے پر موبلائزیشن کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ ٹرین مارچ عام لوگوں کے ساتھ ٹرین میں بیٹھ کر کیا جائے گا۔ حافظ نعیم الرحمن نے کہا کہ آئی پی پیز کا فرانزک آڈٹ کرایا جائے تو بڑے بڑے نقاب پوش بے نقاب ہو جائیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جماعت اسلامی کے دھرنوں کا مقصد عوام کو تکلیف دینا نہیں بلکہ انہیں ریلیف دلانا ہے۔ انہوں نے اشرافیہ، بیوروکریسی اور ججز کو حاصل مراعات پر بھی تنقید کی اور کہا کہ نام نہاد ایلیٹ اور عام آدمی کی زندگی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ سیکرٹری سطح کے افسران کو کئی کئی کنال کے گھر اور گاڑیاں ملتی ہیں جبکہ ان مراعات کا بوجھ عام شہری برداشت کرتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اب چیف جسٹس کی گاڑی اور عام موٹر سائیکل سوار، دونوں ایک جیسا پیٹرولیم لیوی ادا کرتے ہیں۔ حکومت شرح سود میں ایک فیصد کمی کرے تو 563 ارب روپے سے زائد کا فائدہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے بینکوں کے منافع پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ بھاری سودی ادائیگیوں نے ملکی معیشت پر بوجھ ڈال رکھا ہے۔ حافظ نعیم الرحمن نے پنجاب کے سرکاری اسکولوں کے نتائج پر بھی تشویش کا اظہار کیا اور دعویٰ کیا کہ صوبے میں غربت میں 41 فیصد اضافہ ہوا ہے جبکہ حکومت نے 4 ہزار اسکول فروخت کر دیے ہیں۔

بقیہ 21

ہونے والی تبدیلیوں سے متعلق معلومات ایف بی آر کو خودکار نظام کے ذریعے دستیاب ہیں۔ ایس ای سی پی، ایف بی آر اور بورڈ آف انویسٹمنٹ اضافی معلومات کے باہمی تبادلے کے لیے تعاون کریں گے۔ ماحولیاتی تقاضوں اور اجازت ناموں سے متعلق معلومات کا لنک بھی ایس ای سی پی کی ویب سائٹ پر فراہم کیا جائے گا۔ ایس ای سی پی کے مطابق ایس ایم ایز اور خواتین کاروباری افراد کے لیے سرکاری معاونتی پروگراموں کی معلومات بھی ویب سائٹ پر دستیاب کر دی گئی ہیں۔ ایس ای سی پی نے نئی رجسٹر ہونے والی کمپنیوں سے متعلق صنفی بنیاد پر اعداد و شمار بھی جاری کر دیے ہیں۔ جاری اعداد و شمار میں مرد و خواتین شیئر ہولڈرز، ڈائریکٹرز، چیف ایگزیکٹوز اور حقیقی مالکان شامل ہیں۔ ایس ای سی پی کمپنی ڈائریکٹرز اور حقیقی مالکان سے متعلق صنفی بنیاد پر ڈیٹا سیٹ بھی تیار اور شائع کرے گی۔ ایس ای سی پی کے مطابق ان اقدامات سے شفافیت، معلومات تک رسائی اور اداروں کے درمیان ڈیجیٹل رابطہ کاری مزید بہتر ہوگی۔ پاکستان کی بزنس ریڈی کارکردگی اور رینکنگ میں مزید بہتری کی توقع ہے۔

بقیہ 22

معاملات سے متعلق قانونی ڈھانچے کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ اور یکجا کرتا ہے۔ بل پیش کیے جانے سے قبل اقلیتی کاکس کی ذیلی کمیٹی جس میں ڈپٹی اسپیکر انتھنی نوید، وزیر اعلیٰ سندھ کے معاون خصوصی ڈاکٹر شام سندر اڈوانی اور رکن سندھ اسمبلی مہیش کمار ملانی شامل تھے، نے مسیحی فیملی لاز میں اصلاحات کے حوالے سے تفصیلی غور و خوض کیا۔ مشاورتی عمل کے تحت ذیلی کمیٹی نے کیتھولک چرچ، چرچ آف پاکستان، اے آر پی، سالویشن آرمی اور مسیحی برادری کے دیگر بڑے اور معروف پینٹی کوسٹل گرجا گھروں کے نمائندوں اور قیادت سے بھی تفصیلی مشاورت کی، تاکہ مجوزہ اصلاحات پر تبادلہ خیال کیا جا سکے اور مسیحی برادری کی مختلف مذہبی روایات اور عملی مسائل کو مدنظر رکھا جا سکے۔ مسیحی فیملی لاز بل 2026 میں مسیحی مرد و خواتین دونوں کے لیے شادی کی کم از کم عمر 18 سال مقرر کرنے کی تجویز دی گئی ہے، جبکہ شادی کے لیے دونوں فریقین کی آزادانہ اور رضاکارانہ رضامندی کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ مجوزہ قانون مسیحی شادیوں کی انجام دہی اور رجسٹریشن کے لیے ایک جامع قانونی فریم ورک فراہم کرتا ہے، جبکہ اہم عائلی و ازدواجی معاملات، بشمول شادی کی تنسیخ، عدالتی علیحدگی، نان نفقہ اور اخراجات زوجیت، جائیداد کا تحفظ، دوبارہ شادی اور نابالغ بچوں کی تحویل، نان نفقہ اور تعلیم سے متعلق امور کا بھی احاطہ کرتا ہے۔ بل میں شادی کے خاتمے کے لیے مختلف وجوہات بھی متعین کی گئی ہیں، جن میں زنا، بدکاری، دوسری شادی کرنا، ظلم و تشدد، عصمت دری یا تشدد، دو سال سے زائد عرصے تک ترک رفاقت اور دیگر وجوہات شامل ہیں جو مجوزہ قانون میں بیان کی گئی ہیں۔ خاندانی معاملات میں طویل قانونی چارہ جوئی سے بچنے کے لیے بل میں یہ تجویز بھی دی گئی ہے کہ مجوزہ قانون کے تحت دائر کی جانے والی درخواستوں کو عدالت چھ ماہ کے اندر نمٹائے۔ مجوزہ قانون کا بنیادی مقصد مسیحی خاندانوں، بالخصوص خواتین اور بچوں کو زیادہ قانونی تحفظ اور یقینی حقوق فراہم کرنا ہے جبکہ مسیحی برادری کے مذہبی عقائد، روایات اور مذہبی طریقہ کار کا بھی احترام یقینی بنایا جائے گا۔ بل کی منظوری کی صورت میں صوبہ سندھ کی حد تک کرسچن میرج ایکٹ 1872 اور ڈائیورس ایکٹ 1869 کو منسوخ کرنے کی تجویز دی گئی ہے تاکہ نوآبادیاتی دور کے قانونی ڈھانچے کی جگہ مسیحی عائلی معاملات کو منظم کرنے کے لیے ایک جامع صوبائی قانون نافذ کیا جا سکے۔ بل کے اغراض و مقاصد اور وجوہات کے بیان کے مطابق، مجوزہ قانون کا مقصد مساوات، انسانی وقار، قانونی تقاضوں کے مطابق منصفانہ عمل اور عدم امتیاز کے اصولوں کے تحت خاندانی حقوق کا تحفظ یقینی بنانا ہے، جبکہ مسیحی برادری کے مذہبی عقائد اور روایات کا احترام بھی ملحوظ رکھا جائے گا۔ اس حوالے سے سندھ اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر انتھنی نوید، جو مسیحی فیملی لاز بل 2026 کے محرک اور کمیٹی کے ممبر بھی ہیں، کا کہنا تھا کہ چیئرمین بلاول بھٹو زرداری کی قیادت میں پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کے قانونی و آئینی حقوق کے لیے آواز بلند کی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سندھ اسمبلی کے دونوں جانب کے اراکین کی حمایت سے مسیحی فیملی لاز بل 2026 متفقہ طور پر منظور کر لیا جائے گا۔

بقیہ 23

اقتصادی امور کے مطابق منصوبے سے سیلاب سے تحفظ کے بنیادی ڈھانچے کو مزید موثر بنانے میں مدد ملے گی۔ اس موقع پر ایکسچینج آف نوٹس اور ریکارڈ آف ڈسکشن پر سیکرٹری اقتصادی امور محمد حمیر کریم اور جاپانی سفیر اکاماتسو شوئچی نے دستخط کیے۔ گرانٹ معاہدے پر ایڈیشنل سیکرٹری اقتصادی امور سید قریشی اور جائیکا کے سینئر نمائندے سوگاوارا تاکایوکی نے دستخط کیے۔ سیکرٹری اقتصادی امور محمد حمیر کریم نے کہا کہ جاپان پاکستان کا دیرینہ اور قابل قدر ترقیاتی شراکت دار ہے۔ جاپان کی مسلسل دوستی اور فراخدلانہ ترقیاتی معاونت قابل قدر ہے۔ محمد حمیر کریم نے پاکستان کی سماجی و اقتصادی ترقی کے لیے جاپان کے پائیدار عزم کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ جاپان کی جانب سے مسلسل ترقیاتی معاونت پاکستان کے لیے قابل قدر ہے۔ جاپانی سفیر اکاماتسو شوئچی نے کہا کہ پاکستان اور جاپان کے درمیان دوستانہ تعلقات اور دوطرفہ تعاون مزید مضبوط بنائیں گے۔

بقیہ 24

عملدرآمد بھی یقینی بنایا جائے گا اور عوام کو اشیائے ضروریہ مقررہ قیمتوں پر فراہم کرنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں گے۔

بقیہ 25

باعث پانی کو روکنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ ڈی جی واٹر سردار زمری کے مطابق زیرو پوائنٹ پر پانی کی لیکیج سی ڈی اے کی پائپ لائن سے نہیں ہو رہی بلکہ یہ پانی زیر زمین چشمے کا ہے۔ ڈی جی واٹر نے کہا کہ حالیہ بارشوں کے بعد زیر زمین پانی کی سطح بلند ہونے سے چشمہ نمودار ہوا، پانی کے پریشر کو کم کرنے کے لیے سڑک کے ساتھ ڈرینج لائن کی صفائی اور گہری کھدائی جاری ہے۔ سردار زمری نے کہا کہ صرف زیرو پوائنٹ ہی نہیں بلکہ مانومنٹ والی پہاڑی کے نیچے سے بھی چشمے نکل آئے جبکہ منسٹر انکلیو کے ساتھ واقع پہاڑی سے بھی بارشوں کے بعد زیر زمین پانی کے چشمے نمودار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آباد میں زیر زمین پانی کی سطح میں بہتری خوش آئند ہے کیونکہ شہریوں کو پانی کی قلت کا سامنا تھا اور مئی، جون میں اسلام آباد میں زیر زمین پانی کی سطح کم ہونے کی رپورٹس سامنے آئی تھیں۔

بقیہ 26

متعلق کام میں خلل آیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق سانحے کی تحقیقات کے باعث متاثرہ عمارت عارضی طور پر بند ہے۔ وفاقی وزیر صحت مصطفیٰ کمال نے سیکرٹری صحت کو متعلقہ حکام سے فوری رابطہ کرنے کی ہدایت کی۔ مصطفیٰ کمال نے ہدایت کی کہ متاثرہ عمارت کو دوبارہ کام کے لیے ہینڈ اوور کرنے کی ٹائم لائن طے کی جائے تاکہ مدر اینڈ چائلڈ ہیلتھ سنٹر کے HVAC نظام کی بحالی کا کام بلا تاخیر دوبارہ شروع کیا جا سکے۔ وفاقی وزیر صحت نے کہا کہ پاکستان پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کے خاتمے سے سرپلس پول میں موجود موزوں انجینئرز اور تکنیکی ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں گی، موزوں انجینئرز اور تکنیکی عملے کی پمز میں تعیناتی کے لیے وزارت ہاؤسنگ اینڈ ورکس کو خط لکھا جا رہا ہے۔ مصطفیٰ کمال نے کہا کہ سرپلس پول میں موجود موزوں انجینئرز، تکنیکی ماہرین اور متعلقہ عملے کو پمز ہسپتال میں تعینات کیا جائے، اضافی تکنیکی افرادی قوت کی تعیناتی سے پمز اسپتال میں اسٹاف کی کمی کو پورا کیا جا سکے گا۔ وفاقی وزیر صحت نے کہا کہ اسپتال میں مریضوں اور نومولود بچوں کو محفوظ اور معیاری طبی سہولیات کی فراہمی کے لیے تمام ضروری اقدامات کو یقینی بنایا جائے گا۔

بقیہ 27

سراہا۔ اس موقع پر سفیر عمران احمد صدیقی نے کہا کہ پاکستان کے دفاع میں جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والوں کو بہترین خراج عقیدت یہی ہے کہ ایسا ملک تعمیر کیا جائے جو نہ صرف محفوظ اور خوشحال ہو بلکہ امن اور مذاکرات کو محاذ آرائی اور تنازع پر ترجیح دینے کا حوصلہ بھی رکھتا ہو۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اختلافات کے حل کے لیے سفارت کاری، مذاکرات اور اعتماد سازی کو بہترین ذرائع سمجھتا ہے، تاہم ملکی خودمختاری کو درپیش کسی بھی چیلنج سے نمٹنے کے لیے پاکستان مکمل طور پر تیار ہے۔ سفیر عمران احمد صدیقی نے کہا کہ پاکستان اپنے حقوق اور قومی مفادات، بالخصوص دریائے سندھ کے اہم آبی وسائل سے متعلق مفادات کے تحفظ کے لیے تمام جائز ذرائع بروئے کار لاتا رہے گا۔